40 فرامینِ مصطفیٰ ﷺ

مجلس المدینۃ العلمیۃ

4921389-93/4126999

4125858

Email:maktaba@dawateislami.net/www.dawateislami.net

نماز، دُرُود شریف، علمِ دین، توبہ اور سلام کی فضیلت وغیرہ پر مشتمل
رنگ برنگے پھولوں کا گلدستہ

40 فرامین مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

پیش کش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ

نام رسالہ: 40 فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

پیش کش: شعبہ اصلاحی کتب (اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیَّۃ)

سِنِ طباعت: محرم الحرام ۱۴۲۹ھ، جنوری 2008ء

ناشر: مَکۡتَبَۃُ الۡمَدِیۡنہ باب المدینہ (کراچی)

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر

E.mail:ilmia26@yahoo.com

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	قربِ مصطفیٰ ﷺ	4
۲	کثرتِ دُرُود کی تعریف	5
۳	کثرتِ دُرُود کا انعام	7
۴	رحمتوں کی برسات	8
۵	دس رحمتیں	9
۶	نیّت کی اہمیت	10
۷	خلوصِ نیّت	12
۸	نیّت عمل سے بہتر ہے	14
۹	نیّت کا پھل	14
۱۰	حصولِ علم کی ترغیب	15
۱۱	مدینہ منوّرہ سے دمشق کا سفر	16
۱۲	بہترین شخص	17
۱۳	علم حاصل کرنا فرض ہے	18
۱۴	رزق کا ضامن	21
۱۵	راہِ خدا عزوجل کا مسافر	22
۱۶	گناہوں کا کفارہ	25
۱۷	دین کی سمجھ	25
۱۸	نجات کا ذریعہ	28
۱۹	بولنے کا نقصان	29
۲۰	رہنمائی کی فضیلت	30
۲۱	نیکی کی دعوت	30
۲۲	دعا کی اہمیت	32
۲۳	دعا بلا کو ٹال دیتی ہے	33
۲۴	غیبی مدد	33
۲۵	دھوکہ دینے کا نقصان	36
۲۶	توبہ کی بنیاد	37
۲۷	تائب کی فضیلت	40
۲۸	سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟	41
۲۹	سود خور کی توبہ	41
۳۰	نماز کی اہمیت	44
۳۱	مچھلی اپنی جگہ پر تھی	44
۳۲	روضۂ اقدس کی حاضری	45
۳۳	عذابِ قبر	47
۳۴	قبر میں آگ بھڑک اٹھی	48
۳۵	قید خانہ	49
۳۶	دنیا قید خانہ ہے	50
۳۷	مسکین کا حج	51
۳۸	حج کی قربانی	51
۳۹	خوشخبری سناؤ	56
۴۰	100 افراد کا قاتل	57
۴۱	سلام کی اہمیت	59
۴۲	تکبر کا علاج	60
۴۳	اعلیٰ حضرت کی عادت مبارکہ	60
۴۴	مسجد میں ہنسنے کا نقصان	61
۴۵	قہقہہ کی مذمت	62
۴۶	مسواک کی فضیلت	63
۴۷	جماعت کی فضیلت	64
۴۸	25 مرتبہ نماز ادا کی	64
۴۹	جماعت نہ چھوڑی	65
۵۰	چغل خور کی مذمت	66
۵۱	چغلی کسے کہتے ہیں؟	67
۵۲	کیا ہم چغلی سے بچتے ہیں؟	67
۵۳	چغلی سے توبہ	69
۵۴	چغلخور غلام	70
۵۵	رزّاق کا کرم	71
۵۶	بھٹکا ہوا ہرن	71
۵۷	حیا ایمان سے ہے	73
۵۸	باحیا نوجوان	74
۵۹	ساقیٔ کوثر ﷺ کا فرمان	77
۶۰	آقا ﷺ کا مہینہ	78
۶۱	شعبان کی تجلیات و برکات	79
۶۲	فتنہ بازی کی مذمت	80
۶۳	اللہ عزوجل کیلئے محبت کرنا	81
۶۴	نماز قضاء کرنے کا وبال	83
۶۵	کیا کچھ دن کیلئے نماز چھوڑ سکتے ہیں؟	84

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

از: شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

''فرامینِ مصطفیٰ'' کے 11 حُروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی ''11 نیّتیں''

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** ۰ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حَمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ کے اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿۵﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۶﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گا ﴿۷﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۸﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا ﴿۹﴾ دوسروں کو یہ رسالہ پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿۱۰﴾ اس حدیثِ پاک ''تَہَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی'' ﴿موطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۷، حدیث ۱۷۳۱﴾ پر عمل کی نیت سے یہ رسالہ (ایک یا حسبِ توفیق) خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا ﴿۱۱﴾ اس رسالے کے مطالعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔

پہلے اسے پڑھ لیجئے

حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رَحْمَتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، رَسُولِ مُکَرَّم، سَراپا جُودو کَرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے عرض کی گئی کہ اس **علم** کی حد کیا ہے جہاں انسان پہنچے تو **عالم** ہو؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشادفرمایا: ''**مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِہَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْہًا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَافِعًا وَ شَہِیْدًا** یعنی جو میری اُمّت پر چالیس احکامِ دین کی حدیثیں حفظ کرے اسے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔'' (مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، الحدیث ۲۵۸، ج ۲، ص ۶۸)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحَدِّث دہلوی علیہ رحمۃ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ''علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس اِرشاد سے مُراد و مقصود لوگوں تک **چالیس اَحادیث** کا پہنچانا ہے۔ چاہے وہ اسے یاد نہ بھی ہوں اور اِن کا معنی بھی اِسے معلوم نہ ہو۔'' (اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۸۶)

مُفَسِّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''اِس حدیث کے بہت پہلو ہیں؛ **چالیس حدیثیں** یاد کر کے مسلمان کو **سنانا**، چھاپ کر اِن میں **تقسیم کرنا**، ترجمہ یا شرح کر کے لوگوں کو **سمجھانا**، رَاوِیوں سے سن کر کتابی شکل میں **جمع کرنا** سب ہی اِس میں **داخل** ہیں یعنی جو کسی طرح دینی مسائل کی چالیس حدیثیں میری اُمّت تک پہنچادے تو قیامت میں اس کا **حشر علمائے دین**

کے زمرے میں ہوگا اور میں اُس کی خُصوصی شفاعت اوراس کے ایمان اورتقوے کی خصوصی گواہی دوں گا ورنہ عُمومی شفاعت اور گواہی تو ہر مسلمان کونصیب ہوگی۔اِسی حدیث کی بِنا پرقریبًا تمام مُحَدِّثِین نے جہاں حدیثوں کے دفتر لکھے وہاں عَلَیحدہ چہَل حدیث جسے اَربَعِینِیَّہ کہتے ہیں جمع کیں۔'' (مراۃ المناجیح، ج۱،ص۲۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیثِ پاک میں بیان کردہ **فضیلت** کو حاصل کرنے کے لئے اور دیگر اچھی نیّتوں کے ساتھ **40 فرامینِ مصطفٰی** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر مُشتَمِل **تحریری گلدستہ** ترتیب دیا گیا ہے۔جس میں **فرمانِ مصطفٰی** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بیان کرنے کے بعد مُستَنَد شروحاتِ اَحادیث سے اَخْذ کردہ **وضاحت** بھی درج کردی گئی ہے نیز موضوع کی مُناسَبَت سے **حِکایات** بھی نَقْل کی گئی ہیں۔ ہر حدیث کا **مکمل حوالہ** بھی دیا گیا ہے۔ان احادیث کو یاد کرنے کی خواہش رکھنے والوں کی آسانی کے لئے آخری صفحات میں اس رسالے میں شامل احادیث کا **عَرَبی مَتْن** بھی دیا گیا ہے۔

اِس رسالے کو نہ صرف خود پڑھیے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اس کے مُطالَعَہ کی ترغیب دے کر **ثوابِ جارِیہ** کے مُستَحِق بنئے۔ **اللہ** تعالیٰ سے دعاہے کہ ہمیں ''اپنی اورساری دنیا کےلوگوں کی اِصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافِلوں کامُسافِر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اوردعوتِ اسلامی کودن گیارہویں رات بارہویں ترقّی عطافرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شُعبہ اِصلاحی کُتُب (مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

حدیث (1) قُربِ مُصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: ''اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تر وہ ہوگا، جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہونگے۔''

(جامع الترمذي، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم، الحديث ٤٨٤، ج ٢، ص ٢٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا جو رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ رہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ دُرُود پاک بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنت ملتی ہے اور اس (یعنی دُرُودِ پاک) سے بزمِ جنت کے دُولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم۔ (مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۱۰۰)

دُنیا میں دُرُود شریف کی کثرت عقیدے کی مضبوطی، نیت کے خُلوص، محبت کی

سچائی اور عبادت کی ہمیشگی پر دَلالت کرتی ہے۔(فیض القدیر، تحت الحدیث ۲۲٤۹، ج ۲، ص ۵٦۰) لہٰذا! ہمیں بھی کثرت سے دُرُود شریف پڑھنا چاہیے۔

کثرتِ دُرُود شریف کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چند بُزرگوں کے اقوال پیش کئے جارہے ہیں۔ آپ کسی بھی ایک بُزرگ کے بتائے ہوئے عدد کو معمول بنالیں گے تو ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا شمار کثرت سے دُرُود وسلام پڑھنے والوں میں ہوجائے گا اور وہ تمام بَرَکات وثَمَرات حاصل ہوجائیں گے جن کا اَحادیثِ مبارکہ میں تذکرہ ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحَدِّث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کثرتِ درود شریف کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''روزانہ کم از کم 1000 مرتبہ دُرُود شریف ضرور پڑھیں ورنہ 500 پر اِکتفا کریں۔ بعض بُزرگوں نے روزانہ 300 اور بعض نے نمازِ فجر وعصر کے بعد دو دو سو مرتبہ پڑھنے کو فرمایا ہے اور کچھ سوتے وقت بھی پڑھنے کی عادت ڈالیں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: ''روزانہ کم از کم 100 مرتبہ دُرُود وسلام ضرور پڑھنا چاہیے۔'' پھر مزید فرماتے ہیں: ''بعض دُرُود شریف کے ایسے صیغے ہیں (مثلاً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) جن کے پڑھنے سے 1000 کا عدد بآسانی اور جلد پورا ہوجاتا ہے۔ اُسی کو وظیفہ بنالیا جائے اور ویسے بھی جو کثرت

سے دُرُودِ پاک پڑھنے کا عادی ہوتا ہے اُس پر وہ آسان ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ جو عاشقِ رسول ہوتا ہے اُسے دُرُود وسلام پڑھنے سے وہ لذّت و شیرینی حاصل ہوتی ہے جو اس کی رُوح کو تقویّت پہنچاتی ہے۔ (جذب القلوب (مترجم)، ص ۳۲۸، ملتقطاً)

مریضِ سحر کو ہو جائے گی تسکین
ذرا مدینے کے دارُ الشِّفاء کی بات کرو

حضرتِ علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اپنی کتاب "اَفْضَلُ الصَّلَواتِ علٰی سیّد السَّادات" میں فرماتے ہیں کہ علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے "کشف الغُمّہ" میں بیان کیا ہے کہ بعض عُلمائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں، "سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر بکثرت دُرُود شریف کی کم از کم تعداد ہر رات 700 بار اور ہر دن 700 بار ہے۔" مزید لکھتے ہیں: "ایک بُزرگ کا بیان ہے: "کم از کم کثرت روزانہ 350 بار دن میں اور ہر شب میں 350 بار ہے۔" مزید فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعرانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے اپنی کتاب "اَنْوَارُ الْقُدسیہ" میں فرمایا ہے: "ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عہد لیا کہ ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ہر دن اور رات بکثرت دُرُود وسلام پڑھا کریں گے اور اپنے بھائیوں کے آگے اس کا اجر و ثواب بیان کیا

کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے اظہارِ مَحبّت کے لئے اُنہیں پُوری ترغیب دیں گے اور یہ کہ ہم ہر دن اور رات اور صبح اور شام 1000 سے لے کر 10,000 تک درود وسلام کا وِرد کریں گے۔" علامہ نبہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی مزید فرماتے ہیں: "حضرت شیخ نورالدین شونی علیہ رحمۃ اللہ الغنی روزانہ 10,000 بار درود وسلام پڑھتے تھے اور شیخ احمد زواوی علیہ رحمۃ اللہ الہادی روزانہ 40,000 بار درود شریف پڑھتے تھے۔ (افضل الصلوات علی سید السادات،الفصل الرابع،ص ۳۰/۳۱)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے شیخ اجل عبدالوہاب متقی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے دُرُودِ پاک کی تعداد دریافت کی تو فرمایا کہ اس کی کوئی تعداد معین نہیں ہے، جتنا ہو سکے پڑھو، اسی سے رِطْبُ اللِّسان رہو (یعنی اپنی زبان تَر رکھو) اور اسی کے رنگ میں رنگ جاؤ۔"

(مدارج النبوۃ،باب نہم ذکر حقوق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم،ج ۱،ص ۳۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کثرتِ دُرُود کا اِنعام

حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور جب فوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کے مِحراب میں

کھڑے ہیں اور اُنہوں نے **بہترین حُلّہ** (جنّتی لباس) زیبِ تن کیا ہوا ہے اور سر پر **موتیوں والا تاج** سجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے عرض کی: "حضرت! کیا حال ہے؟" فرمایا: "**اللہ** تعالیٰ نے مجھے **بخش** دیا اور مجھ پر کرم فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر **جنّت** میں داخل کیا" پوچھا: "کس سبب سے؟" فرمایا: "میں **تاجدارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر **کثرت سے دُرُودِ پاک** پڑھا کرتا تھا اور یہی **عمل** کام آ گیا۔"

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول ﷺ......الخ، ص ٢٥٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (2) رحمتوں کی بَرَسات

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: "**صَلُّوا عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُمْ** یعنی مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ تعالیٰ تم پر **رحمت** بھیجے گا۔" (الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم الترجمة ١١٤١، ج٥، ص٥٠٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَلاۃ کے معنی ہیں رحمت یا طلبِ رحمت، جب اس کا فاعل (یعنی کرنے والا) ربّ (عَزَّوَجَلَّ) ہو تو (صَلاۃ) بمعنی رحمت ہوتی ہے اور فاعل جب بندے ہوں تو بمعنی طلبِ رحمت۔ اسلام میں ایک نیکی کا بدلہ کم از کم دس گنا ہے۔

خیال رہے کہ بندہ اپنی حیثیت کے لائق درود شریف پڑھتا ہے مگر رب تعالیٰ اپنی شان کے لائق اس پر رحمتیں اُتارتا ہے جو بندے کے خیال وگمان سے وَرَاء (یعنی بُلند) ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج۲،ص ۹۷، ۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (3) دس رحمتیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیَّاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ یعنی جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے اور اس کے دس دَرَجے بلند کیے جائیں گے۔"

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث ۹۲۲، ج ۱، ص ۱۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ایک دُرُود پاک میں تین فائدے ہیں۔ دس رحمتیں، دس گناہوں کی معافی اور دس دَرَجوں کی بُلندی۔

(مراۃ المناجیح، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۲، ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (4) نیّت کی اہمیت

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، **فیض گنجینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "**اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی** اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی، الحدیث ۱، ص ۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اَعمال کا ثواب نیت پر ہی ہے، بغیر نیت کسی عمل پر ثواب کا اِستِحقاق (یعنی حق) نہیں۔ **اَعمال عمل** کی جمع ہے اور اس کا اِطلاق اعضاء، زبان اور دل تینوں کے اَفعال پر ہوتا ہے اور یہاں اعمال سے مراد اَعمالِ صالحہ (یعنی نیک اعمال) اور مُباح (یعنی جائز) اَفعال ہیں۔ اور **نیت لُغوی** طور پر دل کے پختہ اِرادے کو کہتے ہیں اور شَرْعاً عبادت کے اِرادے کو نیت کہا جاتا ہے۔ عبادات کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مقصودہ: جیسے نماز، روزہ کہ ان سے مقصود حصولِ ثواب ہے انہیں اگر بغیر نیت ادا کیا جائے تو یہ صحیح نہ ہوں گے اس لئے کہ ان سے مقصود ثواب تھا اور جب ثواب مَفْقُود ہو گیا تو اس کی وجہ سے اصل شے ہی ادا نہ ہو گی۔

(۲) غیر مقصودہ: وہ جو دوسری عبادتوں کے لئے ذریعہ ہوں جیسے نماز کے لئے چلنا، وضو، غسل وغیرہ۔ ان عباداتِ غیر مقصودہ کو اگر کوئی نیتِ عبادت کے ساتھ کرے گا تو اسے ثواب ملے گا اور اگر بلانیّت کرے گا تو ثواب نہیں ملے گا مگر ان کا ذریعہ یا وسیلہ بننا اب بھی درست ہو گا اور ان سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

(ماخوذ از نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج۱ص۲۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک عمل میں جتنی نیّتیں ہوں گی اتنی نیکیوں کا ثواب ملے گا، مثلاً محتاج قَرَابت دار کی مدد کرنے میں اگر نیت فقط **لِوَجْہِ اللّٰہِ** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے) دینے کی ہوگی تو ایک نیت کا ثواب پائے گا اور اگر صلۂ رحمی کی نیّت بھی کرے گا تو دوہرا ثواب پائے گا۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۳۶) **اسی طرح** مسجد میں نماز کے لئے جانا بھی ایک عمل ہے اس میں بہت سی نیّتیں کی جاسکتی ہیں، امامِ اہلسنّت الشاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 673 میں اس کے لئے چالیس نیّتیں بیان کیں اور فرمایا: ''بے شک جو علمِ نیّت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کرسکتا ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج۵، ص۶۷۳)

بلکہ مباح کاموں میں بھی اچھی نیت کرنے سے ثواب ملے گا، مثلاً خوشبو لگانے میں اتباعِ سنت، تعظیمِ مسجد، فرحتِ دماغ اور اپنے اسلامی بھائیوں سے

ناپسندیدہ بُو دور کرنے کی نِیَّتیں ہوں تو ہر نیّت کا الگ ثواب ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات، ج۱، ص۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خُلوصِ نیت

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار دمشق میں مُقیم تھے اور حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تیار کردہ مسجد میں اِعتِکاف کیا کرتے تھے۔ایک مرتبہ ان کے دل میں خیال آیا کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ مجھے اس مسجد کا مُتَوَلِّی (یعنی انتظام سنبھالنے والا) بنادیا جائے۔ چنانچہ آپ نے اعتکاف میں اضافہ کردیا اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھیں کہ ہمہ وقت نماز میں مشغول دیکھے جاتے۔لیکن کسی نے آپ کی طرف توَجُّہ نہیں کی۔ ایک سال اسی طرح گزر گیا۔ایک مرتبہ آپ مسجد سے باہر آئے تو ندائے غیبی آئی: ''اے مالک! تجھے اب توبہ کرنی چاہیے۔'' یہ سن کر آپ کو ایک سال تک اپنی خود غرضانہ عبادت پر شدید رنج و شرمندگی ہوئی اور آپ اپنے قلب کو رِیا سے خالی کر کے **خلوصِ نیت** کے ساتھ ساری رات عبادت میں مشغول رہے۔

صبح کے وقت مسجد کے دروازے پر لوگوں کا ایک مجمع موجود تھا،اور لوگ

آپس میں کہہ رہے تھے کہ ''مسجد کا انتظام ٹھیک نہیں ہے لہٰذا اسی شخص کو مُتَوَلّی بنادیا جائے اور تمام انتظامی اموراس کے سپرد کردیے جائیں۔'' سارا مجمع اس بات پر متفق ہوکر آپ علیہ رحمۃ اللہ الغفار کے پاس پہنچا اور آپ کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے آپ سے عرض کی کہ ''ہم باہمی طور پر کیے گئے متفقہ فیصلے سے آپ کو مسجد کا مُتَوَلّی بنانا چاہتے ہیں۔'' آپ علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اے **اللہ**! میں ایک سال تک ریاکارانہ عبادت میں اس لیے مشغول رہا کہ مجھے مسجد کی **تَوَلِّیَت** حاصل ہوجائے مگر ایسا نہ ہوا اب جبکہ میں صِدْقِ دل سے تیری عبادت میں مشغول ہوا تو تمام لوگ مجھے مُتَوَلّی بنانے آپہنچے اور میرے اوپر یہ بار ڈالنا چاہتے ہیں، لیکن میں تیری عظمت کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تو اب تولیت قبول کروں گا اور نہ مسجد سے باہر نکلوں گا۔'' یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہوگئے۔ (تذکرۃ الاولیاء، باب چہارم، ذکر مالک دینار رحمۃ اللہ، ج ۱، ص ۴۸، ۴۹)

مدینہ: اچھی اچھی نیّتوں سے متعلق رَہنمائی کیلئے، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا سنّتوں بھرا کیسٹ بیان ''**نیّت کا پھل**'' اور نیّتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ کارڈیا پمفلٹ **مکتبۃ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصِل فرمائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (5) نیّت عمل سے بہتر ہے

حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلکشا ہے: ''نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔''

(المعجم الکبیر للطبراني، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''بندے کو اچھی نیّت پر وہ انعامات دیئے جاتے ہیں جو اچھے عمل پر بھی نہیں دیئے جاتے کیونکہ نیّت میں ریاکاری نہیں ہوتی۔''

(الزّواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرة الثانیة، باب الشرک الاصغر وهو الریاء، ج۱، ص۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیت کا پھل

بنی اسرائیل کا ایک شخص قحط سالی میں ریت کے ایک ٹیلے کے پاس سے گزرا۔ اس نے دل میں سوچا کہ اگر یہ ریت غلہ ہوتی تو میں اسے لوگوں میں تقسیم کر دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اُس سے فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا اور تیری اچھی نیت کے بدلے

میں اس ٹیلے کے بقدر غلہ صدقہ کرنے کا ثواب دیا۔

(احیاء العلوم، کتاب النیة والاخلاص، ج ٥، ص ٨٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (6) حُصُولِ عِلْم کی ترغیب

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ رہبر نشان ہے: "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ یعنی علم حاصل کرو اگرچہ تمہیں چین جانا پڑے۔" (شعب الإیمان، باب في طلب العلم، الحدیث: ١٦٦٣، ج ٢، ص ٢٥٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس (حدیثِ پاک) سے علمِ دین کی بے انتہا اہمیت ثابت ہوتی ہے کہ اُس زمانہ میں جبکہ ہوائی جہاز، ریل اور موٹر نہیں تھے، عرب سے ملکِ چین پہنچنا کتنا مشکل کام تھا مگر رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ اگرچہ تم کو عرب سے ملک چین جانا پڑے لیکن علم دین ضرور حاصل کرو اس سے غفلت ہرگز نہ برتو۔ (علم اور علماء، ص ٣٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینۃ المنوّرہ سے دمشق کا سفر

حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا تو ایک آدمی نے آکر کہا: ''اے ابودرداء! بے شک میں تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ سے یہ سن کر آیا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی حدیث ہے جسے آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں کسی دوسرے کام کے لیے نہیں آیا ہوں۔'' حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان وزمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر، اور علماء انبیائے کرام علیہم السلام کے وارث وجانشین ہیں۔ انبیائے کرام علیہم السلام کا ترکہ دینار ودرہم نہیں ہیں۔ انہوں نے وَرَاثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔''

(سنن ابوداوٗد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، الحدیث ۳۶۴۱، ج۳، ص۴۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حدیث (7) بہترین شخص

حضرتِ سیّدُنا عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے، جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔"

(صحیح البخاري، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم ... الخ، الحدیث ۵۰۲۷، ج۳، ص ۴۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قران سیکھنے سکھانے میں بہت وُسعت ہے، بچوں کو قران کے ہجے سکھانا، قاری صاحبان کا تجوید سیکھنا سکھانا، علماء کرام کا قرآنی احکام بذریعہ حدیث وفقہ سیکھنا سکھانا، صوفیائے کرام کا اَسرَار اور رُموزِ قرآن بسلسلہ طریقت سیکھنا سکھانا سب قرآن ہی کی تعلیم ہے۔ صرف اَلفاظِ قرآن کی تعلیم مُراد نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۳، ص۲۱۷)

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قرانِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اندرون وبیرونِ مُلک حفظ وناظرہ کے لاتعداد مدارِس بنام "مدرسۃ المدینہ" قائم ہیں۔ پاکستان میں

ہزاروں مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ وناظِرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔اسی طرح مختلف مَساجِد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃ المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حروف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قران کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے ،نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔علاوہ ازیں دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندر تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرَسۃُ المدینہ (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں جن میں اسلامی بہنیں قرانِ پاک ،نماز اور سُنّتوں کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے جذبات یہ ہیں:

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہو جائے
تلاوت کرنا صبح وشام میرا کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حدیث (8) عِلْم حاصل کرنا فرض ھے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک ،صاحِبِ

لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔'' (شعب الإيمان، باب في طلب العلم، الحديث: ١٦٦٥، ج٢، ص٢٥٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان مرد عورت پر علم سیکھنا فرض ہے، (یہاں) علم سے بقدرِ ضرورت شرعی مسائل مُراد ہیں لہٰذا روزے نماز کے مسائلِ ضروریہ سیکھنا ہر **مسلمان** پر فرض، حیض ونفاس کے ضروری مسائل سیکھنا ہر **عورت** پر، تجارت کے مسائل سیکھنا ہر **تاجر** پر، حج کے مسائل سیکھنا **حج** کو جانے والے پر عین فرض ہیں لیکن دین کا پورا عالم بننا فرضِ کفایہ کہ اگر شہر میں ایک نے ادا کردیا تو سب بری ہوگئے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۱ص۲۰۲)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: ''**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** افسوس! آج کل صِرف وصِرف دنیاوی علوم ہی کی طرف ہماری اکثریت کا رُجحان ہے۔ علمِ دین کی طرف بہُت ہی کم مَیلان ہے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ۔ یعنی علم کا طَلَب کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے (سنن ابن ماجه ج۱ ص ١٤٦ حديث ٢٢٤) اِس حدیثِ

پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے جو کچھ فرمایا، اس کا آسان لفظوں میں مختصر اُخلاصہ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اولین و اہم ترین فرض یہ ہے کہ بُنیادی عقائد کا علم حاصل کرے۔ جس سے آدمی صحیح العقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے انکار و مخالَفت سے کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مسائلِ نَماز یعنی اِس کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمبارَك کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالِکِ نصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مسائل، صاحِبِ اِستِطاعت ہو تو مسائلِ حج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَروری مسائل، تاجِر ہو تو خرید و فروخت کے مسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (و زمیندار) کھیتی باڑی کے مسائل، ملازِم بننے اور ملازِم رکھنے والے پر اجارہ کے مسائل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالِغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلبِیَّہ (باطنی فرائض) مَثَلاً عاجزی و اِخلاص اور

توکُّل وغیرہا اوران کوحاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اوران کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ج۲۳، ص۶۲۳، ۶۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (9) رِزْق کا ضامِن

حضرتِ سیِّدُنا زِیاد بن حارِث رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: "مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِرِزْقِہٖ یعنی جو شخص طلبِ علم میں رہتا ہے، اللہ تعالٰی اس کے رِزْق کا ضامِن ہے۔" (تاریخ بغداد، رقم: ۱۵۳۵، ج۳، ص۳۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ تعالٰی طالب علم کو خاص طور پر ایسے ذریعے سے رزق عطا کرے گا کہ اس کا گمان بھی نہ ہوگا، ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ لہٰذا طالب العلم کو چاہئے کہ اپنے ربّ ہی پر تَوَکُّل کرے اور تھوڑے کھانے اور کم لباس پر قَنَاعت کرے۔ امام مالک علیہ رحمۃ اللہ الخالق فرماتے ہیں: جو فَقْر پر راضی نہ ہوگا تو اسے اس کا مطلوب یعنی علم نہ مل سکے گا۔

(فیض القدیر، تحت الحدیث ۸۸۳۸، ج۶، ص ۲۲۸، ملخّصًا)

فقہ حنفی کے عظیم پیشوا اِمام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہونہار شاگرد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جب امام ِاعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شاگردی اختیار کی تو آپ مالی طور پر زبوں حالی کا شکار تھے۔لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری اور مسلسل علم حاصل کرتے رہے اور آخرِ کار فقہ حنفی کے امام کہلائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث(10) راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا مسافر

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزَّوَجلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ یعنی جو شخص طلب علم کے لیے گھر سے نکلا، تو جب تک واپس نہ ہو اللہ عزَّوَجلَّ کی راہ میں ہے۔"

(جامع الترمذي، ابوابُ العلم، باب فضل طلب العلم، الحديث ٢٦٥٦، ج٤، ص٢٩٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے اپنے گھر سے یا علم کی جُستجو (جُستَ۔جُو) میں اپنے وطن سے عُلَماء کے پاس گیا وہ بھی مُجاھِد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ (یعنی راہِ خدا عَزَّوَجلَّ میں جہاد کرنے والے کی طرح) ہے۔غازِی کی

طرح گھر لوٹنے تک اس کا سارا وقت اور ہر حرکت **عبادت** ہوگی۔

(مراٰۃ المناجیح، ج۱، ص۲۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیکھنے کیلئے سفر کرنا بُزُرگوں کی سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا بُزُرگان دین کی سنت ہے۔اور وہ نفوسِ قدسیہ تو اس کٹھن دور میں علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرتے تھے جب سفر اونٹ پر، گھوڑے پر یا پیدل کیا جاتا تھا۔اور منزل تک پہنچنے میں کئی روز اور کبھی کبھی کئی ماہ صرف ہوجاتے تھے۔جبکہ آج کل تو مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہوجاتا ہے۔اُس دور میں اس قدر دشواریاں ہونے کے باوجود لوگوں میں جذبہ تھا کہ وہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے تھے۔اور سنتوں کے راستے میں آنے والی ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرلیتے تھے۔مگر افسوس! آج حالانکہ سفر کرنا نہایت ہی آسان ہوچکا ہے۔پھر بھی اِس آسانی سے فائدہ اٹھانے کے لئے کوئی تیار نہیں۔ہاں! حصولِ دنیا کیلئے اس آسانی کا پورا پورا فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔دولت کمانے کے لئے لوگ ہزاروں میلوں کا سفر طے کرکے نہ جانے

کہاں کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ مال کمانے کی غرض سے ماں باپ، بیوی بچوں سب سے فرقت اور جدائی گوارا کرلیتے ہیں۔ خوب کماتے ہیں، بینک بیلنس بڑھاتے ہیں، خوب خوش ہوتے ہیں، ہروقت مال ودولت کے ڈھیر کے سہانے سپنے دیکھتے رہتے ہیں، دولت بڑھانے کی نئی نئی ترکیبیں سوچتے رہتے ہیں۔ شب وروز مال ہی کے جال میں پھنسے رہتے ہیں۔ آہ! حبِّ مال میں ہر ایک آج سفر کرنے کے لئے بیقرار اور سر دھڑ کی بازی لگا دینے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ اسلام کی سربلندی کے لئے نیکی کی دعوت پیش کرنے کے لئے کون اپنے گھر سے نکلے۔ آہ! صد آہ!

وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کی رگ وپے میں فقط مستیٔ کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے قریہ بہ قریہ، گاؤں بہ گاؤں، ملک بہ ملک 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث(11) گُناہوں کا کفّارہ

حضرتِ سیِّدُنا سَخْبَرَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: "مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی یعنی جو شخص علم طلب کرتا ہے، تو یہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفّارہ ہے۔"

(جامع الترمذي، ابواب العلم، باب فضل طلب العلم، الحديث ۲٦٥٧، ج٤، ص٢٩٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! طالب علم سے صغیرہ گناہ (اُسی طرح) معاف ہو جاتے ہیں جیسے وضو نماز وغیرہ عبادات سے، لہٰذا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طالب علم جو گناہ چاہے کرے۔ یا (اس حدیث کا) مطلب یہ ہے کہ **اللہ** تعالٰی نیتِ خیر سے علم طلب کرنے والوں کو گناہوں سے بچنے اور گذشتہ گناہوں کا کفّارہ ادا کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۱، ص۲۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حدیث(12) دین کی سمجھ

حضرتِ سیِّدُنا مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ یعنی اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔"

(صحیح البخاري، کتاب العلم باب من یرد اللّٰہ بہ خیرا... إلخ، الحدیث: ۷۱، ج۱،ص۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فِقْہ کے شرعی معنی یہ ہیں کہ اَحکامِ شَرعِیَّہ فَرعِیَّہ کو انکے تفصیلی دلائل سے جاننا۔ (اس حدیث کے) معنی یہ ہوئے کہ **اللہ** جسے تمام دنیا کی بھلائی عطا فرمانا چاہتا ہے اسے فقیہ بناتا ہے۔ (ماخوذ از نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج۱،ص۴۲۴) یعنی اسے علم، دینی سمجھ اور دانائی بخشتا ہے۔ خیال رہے کہ فقہ ظاہری 'شریعت' ہے اور فقہ باطنی 'طریقت اور حقیقت'، یہ حدیث دونوں کو شامل ہے۔ اس (حدیث) سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک یہ کہ قران و حدیث کے ترجمے اور الفاظ رٹ لینا علمِ دین نہیں بلکہ انکا سمجھنا **علمِ دین** ہے۔ یہی مشکل ہے۔ اسی کے لئے فقہاء کی تقلید کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے تمام مُفَسِّرِین و مُحَدِّثِین آئِمّہ مُجتَہِدِین کے مُقَلِّد ہوئے اپنی حدیث دانی پر نازاں نہ ہوئے۔ دوسرے یہ کہ حدیث و قران کا علم کمال نہیں، بلکہ انکا سمجھنا کمال ہے۔ **عالمِ دین** وہ ہے جسکی زبان پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہو اور دل میں انکا فیضان۔ (مراۃ المناجیح، ج۱،ص۱۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین وعلمائے حقّہ کے فضائل بے شمار ہیں مگرافسوس کہ آج کل علمِ دین کی طرف ہمارا رُجحان نہ ہونے کے برابر ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیوی علوم وفنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنّتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر بچہ ذرا ذہین ہوتواس کے والدین کے دل میں اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ''اعلیٰ تعلیم'' کی خاطر کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اوراگر بچہ کند ذہن ہے یا شرارتی ہے یا معذور ہے تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارالعلوم یا جامعہ میں داخلہ دلا دیا جاتا ہے۔ بظاہر اس کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ والدین کی اکثریت کا مَطمَحِ نظر محض دنیوی مال وجاہ ہوتی ہے، اُخروی مَراتِب کا حصول ان کے پیشِ نظر نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو عالم بنائیں تاکہ وہ عالم بننے کے بعد معاشرے میں لائقِ تقلید کردار کا مالک بنے اور دوسروں کو علمِ دین بھی سکھائیں۔

مدینہ :الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام کثیر جامعات بنام "**جامعۃ المدینہ**" قائم ہیں۔ ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولت کے ساتھ) **درسِ نظامی** (یعنی عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو "**عالمہ کورس**" کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ **جامعات** میں ایسا مدنی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہاں سے پڑھنے والے علم وعمل کا پیکر بن کر نکلیں۔ آپ بھی اپنی اولاد کو علم وعمل سکھانے کے لئے **جامعۃ المدینہ** میں پڑھائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث(13) نَجات کا ذریعہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "**مَنْ صَمَتَ نَجَا** یعنی جو خاموش رہا نجات پا گیا۔"

(جامع الترمذي، ابواب صفة القيامة، الحديث ٢٥٠٩، ج٤، ص ٢٢٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس فرمان کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا کہ جس نے خاموشی اختیار کی وہ دونوں جہاں کی بلاؤں سے محفوظ رہا۔ **حُجَّۃُ الاسلام**

امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''کلام چار قسم کے ہیں، (ایک) **خالص نقصان دہ**، (دوسرا) **خالص مُفید**، (تیسرا) **نقصان دہ بھی اور مُفید بھی**، (چوتھا) **نہ نقصان دہ اور نہ مُفید**۔ **خالص نقصان دہ** سے ہمیشہ پرہیز ضروری ہے۔ **خالص مفید** کلام ضرور کرے۔ جو کلام نقصان دہ بھی ہو اور مُفید بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے، بہتر ہے کہ نہ بولے اور **چوتھی قسم** کے کلام میں وقت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں میں امتیاز کرنا مشکل ہے **لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔**''

(مراۃ المناجیح، ج۶، ص۴۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بولنے کا نقصان

ایک مرتبہ بادشاہ بہرام کسی درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ اسے کسی پرندے کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے پرندے کی طرف تیر پھینکا جو اسے جالگا (اور وہ ہلاک ہوگیا)۔ بہرام نے کہا: ''زبان کی حفاظت انسان اور پرندے دونوں کے لئے مفید ہے کہ اگر یہ نہ بولتا تو اس کی جان بچ جاتی۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف ،الباب الثالث عشر ،ج ۱، ص ۱٤۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث(14) رہنمائی کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ یعنی جوشخص کسی کو نیکی کا راستہ بتائے گا، تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا کہ اس نیکی پر عمل کرنے والے کو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الإمارۃ، باب فضل اعانۃ الغازي... الخ، الحدیث ۱۸۹۳، ص ۱۰۵۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا، مشورہ دینے والا سب ثواب کے مستحق ہیں۔(مراۃ المناجیح، ج۱، ص۱۹۴) سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔'' (سنن ابو داؤد، الحدیث ۳۶۶۱، ج۳، ص ۳۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علی محمَّد

حدیث(15) نیکی کی دعوت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً یعنی میری طرف سے پہنچا دو، اگر چہ ایک ہی آیت ہو۔"

(صحیح البخاري، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، الحدیث ٣٤٦١، ج٢، ص٤٦٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیۃ کے معنٰی علامت اور نشانی کے ہیں۔ اس لحاظ سے حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے مُعْجِزَات، اَحادیث، اَحکام، قرانی آیات سب آیتیں ہیں۔ اِصطِلاح میں قران کے اس جملے کو آیت کہا جاتا ہے جس کا مستقل نام نہ ہو۔ نام والے مضمون کو سورۃ کہتے ہیں۔ یہاں آیت سے لُغوی معنٰی مراد ہیں یعنی جسے کوئی مسئلہ یا حدیث یا قرآن شریف کی آیت یاد ہو وہ دوسرے کو پہنچا دے۔ تبلیغ صرف علماء دَامَتْ فُیُوْضُہُمْ پر فرض ہے، ہر مسلمان بقدرِ علم مبلغ ہے اور ہوسکتا ہے کہ آیت کے اِصْطِلَاحی معنٰی مراد ہوں اور اس سے آیت کے الفاظ معنٰی مطلب مسائل سب مراد ہوں یعنی جسے ایک آیت حفظ ہو اسکے متعلق کچھ مسائل معلوم ہوں لوگوں تک پہنچائے، تبلیغ بھی بڑی اہم عبادت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج١، ص١٨٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہم جو کچھ بھی سنتیں وغیرہ جانتے ہیں اُسے اَحْسَن طریقے سے دوسرے اسلامی بھائیوں تک پہنچانا چاہئے۔ ہاں آیاتِ مُقَدَّسَہ کی تفسیر اور اَحادیثِ مبارکہ کی شرح، عام اسلامی بھائی اپنی طرف

سے نہیں کرسکتا، یہ مُفَسِّرین ومُحَدِّثین کرام کا کام ہے۔تاہم نیکی کی دعوت دینے والے مبلّغ کے لئے یہ بات نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرتا رہے اور اس مصروفیت کے دور میں حُصُولِ علم کے آسان ذرائع میں سے ایک ذریعہ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **سنّتوں بھرے اجتماعات** میں شرکت بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (16) دُعا کی اہمیت

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "**اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی** دُعا عبادت کا **مغز** ہے۔" (جامع الترمذي، کتاب الدعوات، الحدیث: ۳۳۸۲، ج۵، ص۲۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا عبادت کا رکنِ اعلیٰ ہے۔دُعا عبادت کا مغز اس اعتبار سے ہے کہ دُعا مانگنے والا ہر ایک سے کنارہ کرکے اپنے ربّ عزوجل کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے۔ (فیض القدیر، ج۳، ص۷۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (17) دُعا بلا کو ٹال دیتی ھے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''اَلدُّعَاءُ یَرُدُّ الْبَلَاءَ یعنی دعا بلا کو ٹال دیتی ہے۔''

(الجامع الصغير، للسيوطي، الحديث: ٤٢٦٥، ص٢٥٩)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے دو فائدے ہیں ایک یہ کہ اسکی برکت سے آئی بلا ٹل جاتی ہے دوسرے یہ کہ آنے والی بلا رک جاتی ہے۔ لہٰذا فقط بلا آنے پر ہی دُعا نہ کی جائے بلکہ ہر وقت دُعا مانگنی چاہیئے، شاید کوئی بلا آنے والی ہو جو اِس دُعا سے رُک جائے۔ (مراۃ المناجیح، ج۳، ص۲۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غَیبی مدد

دَورِ نبوی میں ایک تاجر مدینۂ پاک سے شام اور شام سے مدینۃ المنورہ مال لاتا اور لے جاتا تھا۔ ایک بار اچانک ایک ڈاکو گھوڑے پر سوار اس کی راہ میں حائل ہوا اور للکار کر تاجر پر جھپٹا۔ تاجر نے کہا: ''اگر تو مال کے لئے ایسا کر رہا ہے تو مال لے لے اور مجھے چھوڑ دے۔'' ڈاکو کہنے لگا: ''مال تو میں لوں گا ہی، اس کے

ساتھ ساتھ تیری جان بھی لوں گا۔'' تاجر نے اُسے بہُت سمجھایا مگر وہ نہ مانا۔ بالآخر تاجر نے اس سے اتنی مہلت مانگی کہ وضو کر کے نماز پڑھے اور کچھ دُعا کرے۔ ڈاکو اس پر راضی ہوگیا۔ تاجر نے وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی اور ہاتھ اٹھا کر تین بار یہ دعا کی:

يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ، يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا فَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الَّذِیْ مَلَاءَ اَرْکَانَ عَرْشِکَ وَاَسْئَلُکَ بِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ قَدَرْتَ بِهَا عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَبِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ

ترجمہ: اے محبت فرمانے والے، اے محبت فرمانے والے، اے محبت فرمانے والے، اے بزرگ عرش والے، اے پیدا کرنے والے، اے لوٹانے والے، اے اپنے ارادے کو پورا کرنے والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نور کے طفیل جس نے ترے عرش کو بھر دیا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس قدرت کے طفیل جس کے ساتھ تو اپنی تمام مخلوق پر قادر ہے اور تیری اس رحمت کے طفیل جو ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اے مدد فرمانے والے میری مدد فرما۔

جب وہ تاجر دعا سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص سفید گھوڑے پر سوار، سبز کپڑوں سے ملبوس ہاتھ میں نورانی تلوار لئے ہوئے موجود ہے۔ وہ ڈاکو اس سُوار کی طرف بڑھا۔ مگر قریب پہنچتے ہی اس کا ایک نیزہ کھا کر زمین پر آرہا۔ وہ سوار تاجر کے پاس آیا اور کہا: ''تُم اسے قتل کرو۔'' تاجر نے پوچھا: ''آپ کون ہیں؟'' میں نے اب تک کسی کو قتل نہیں کیا اور نہ اسے قتل کرنا میرے دل کو گوارا ہو گا۔'' اس سوار نے پلٹ کر ڈاکو کو مار ڈالا اور تاجر کو بتایا کہ میں نے تیسرے آسمانی دروازوں کی کھٹ پٹ سنی جس سے جان لیا کہ کوئی واقعہ ہوا ہے، اور جب تم نے دوبارہ دعا کی آسمان کے دروازے اس زور سے کھلے کہ ان سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ تمہاری سہ بارہ دعا سن کر حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے آواز دی: ''کون ہے جو اس ستم رسیدہ کی مدد کو جائے؟'' تو میں نے اپنے رب سے دعا کی: ''یا اللہ عزوجل! اس کے قتل کا کام میرے ذمہ فرما۔'' یہ بات یاد رکھو جو مصیبت کے وقت تمہاری یہ دعا پڑھے گا چاہے کیسا ہی حادثہ ہو اللہ تعالیٰ اُسے اُس مصیبت سے محفوظ رکھے گا اور اس کی دادرسی فرمائیگا۔ (روض الریاحین ،الحکایة الثامنة والتسعون بعد مئتین ،ص۲۵٦ و الاصابة فی تمییز الصحابة، ج۷،ص۳۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حدیث (18) دھوکہ دینے کا نقصان

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو دھوکہ دہی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

(جامع الترمذي، ابواب البیوع، باب ماجاء في کراھیة الغش، الحدیث ۱۳۱۹، ج۳، ص۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس (حدیث) سے معلوم ہوا کہ تجارتی چیز میں عیب پیدا کرنا بھی جرم ہے، اور قُدرَتی پیدا شدہ عیب کو چھپانا بھی جرم۔ دیکھو (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے) بارش سے بھیگے غلہ کو چھپانا مِلاوٹ ہی میں داخل فرمایا۔ (مراۃ المناجیح، ج۴، ص۲۷۳) **چنانچہ** حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ ربِّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غلہ کے ایک ڈھیر پر گزرے تو اپنا ہاتھ شریف اس میں ڈال دیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی انگلیوں نے اس میں تری پائی تو فرمایا: ''اے غلہ والے یہ کیا؟'' عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے بارش پڑ گئی۔'' فرمایا: ''تو گیلے غلہ کو تو نے ڈھیر کے اُوپر کیوں نہ ڈالا تاکہ اسے لوگ دیکھ لیتے، جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم من غش فلیس منا، الحدیث ۱۰۲، ص۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (19) توبہ کی بنیاد

حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ یعنی شرمندگی توبہ ہے۔"

(سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب ذكر التوبة، الحديث: ٤٢٥٢، ج٤، ص٤٩٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ گزشتہ گناہوں پر نَدامت (یعنی شرمندگی) توبہ کا رُکنِ اعلیٰ ہے کہ اس پر باقی سارے اَرکان مَبْنی ہیں، اس لئے صرف ندامت کا ذکر فرمایا۔ جو کسی کا حق مارنے پر نادِم ہوگا تو حق ادا بھی کردے گا، جو بے نمازی ہونے پر شرمندہ ہوگا وہ گزشتہ چھوٹی نمازیں قضا بھی کرلے گا۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ (مراٰۃ المناجیح، ج۳، ص۳۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئیے کہ ندامتِ قلبی کو پانے کے لئے اِن مَدَنی پھولوں پر عمل کریں:

(۱) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس طرح غوروفکر کریں کہ "اس نے مجھے کروڑہا نعمتوں سے نوازا مثلاً مجھے پیدا کیا، ...... مجھے زندگی باقی رکھنے کے لئے سانسیں عطا فرمائیں، ...... چلنے کے لئے پاؤں دیئے ......، چھونے کے لئے ہاتھ دیئے ......،

دیکھنے کے لئے آنکھیں عطا فرمائیں......، سننے کے لئے کان دیئے......، سونگھنے کے لئے ناک دی......، بولنے کے لئے زبان عطا کی اور کروڑہا ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن پر آج تک میں نے کبھی غور نہیں کیا۔" پھر اپنے آپ سے یوں سوال کرے: "کیا اتنے احسانات کرنے والے رب تعالیٰ کی نافرمانی کرنا مجھے زیب دیتا ہے؟"

(۲) گناہوں کے انجام کے طور پر جہنم میں دیئے جانے والے عذابِ الٰہی کی شدت کو پیشِ نظر رکھیں مثلاً سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

﴿1﴾ "دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔"

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النار عذابا، رقم ۳۶۱، ص ۱۳۴)

﴿2﴾ "اگر اس زرد پانی کا ایک ڈول جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا والے بدبودار ہوجائیں۔"

(جامع الترمذی، کتاب صفة جھنم، باب ماجاء فی صفة شراب اھل النار، الحدیث ۲۵۹۳، ج ٤، ص ۲٦۳)

﴿3﴾ "دوزخ میں بُختِی (یعنی بڑے) اونٹ کے برابر سانپ ہیں، یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا۔ اور دوزخ میں پالان بندھے ہوئے خچروں کے مثل بچھو ہیں جن کے ایک مرتبہ کاٹنے کا درد چالیس سال تک رہے گا۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن الحارث، رقم ۱۷۷۲۹، ج ٦، ص ۲۱۷)

﴿4﴾ ''تمہاری یہ آگ جسے ابن آدم روشن کرتا ہے، جہنم کی آگ سے ستر درجے کم ہے۔'' یہ سن کر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! جلانے کے لئے تو یہی کافی ہے؟'' ارشاد فرمایا ''وہ اس سے اُنہتر (٦٩) درجے زیادہ ہے، ہر درجے میں یہاں کی آگ کے برابر گرمی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الجنة،باب فی شدة حر نار جهنم ،رقم ٢٨٤٣ ، ص ١٥٢٣)

پھر اپنے آپ سے یوں مخاطب ہوں: ''اگر مجھے جہنم میں ڈال دیا گیا تو میرا یہ نرم و نازک بدن اس کے ہولناک عذابات کو کس طرح برداشت کر پائے گا؟ جبکہ جہنم میں پہنچنے والی تکالیف کی شدّت کے سبب انسان پر نہ تو بے ہوشی طاری ہوگی اور نہ ہی اسے موت آئے گی۔ آہ! وہ وقت کتنی بے بسی کا ہوگا جس کے تصوّر سے ہی دل کانپ اٹھتا ہے۔ کیا یہ رونے کا مقام نہیں؟ کیا اب بھی گناہوں سے وحشت محسوس نہیں ہوگی اور دل میں نیکیوں کی محبت نہیں بڑھے گی؟ کیا اب بھی بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں سچی توبہ پر دل مائل نہیں ہوگا؟''

امید ہے کہ بار بار اس انداز سے فکرِ مدینہ کرنے کی برکت سے دل میں ندامت پیدا ہو جائے گی اور سچی توبہ کی توفیق مل جائے گی۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حدیث (20) تائب کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔"

(سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، الحدیث ۴۲۵۰، ج۴، ص ۴۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توبہ سے مُراد سچی اور مقبول توبہ ہے جس میں تمام شرائطِ جواز و شرائطِ قبول جمع ہوں کہ حقوق العباد اور حقوقِ شریعت ادا کردیئے جائیں، پھر گزشتہ کوتاہی پر ندامت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عہد، اس توبہ سے گناہ پر مطلقاً پکڑ نہ ہوگی بلکہ بعض صورتوں میں تو گناہ نیکیوں سے بدل جائیں گے۔ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا حضرت سفیان ثوری اور حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما سے فرمایا کرتی تھیں: "میرے گناہ تمہاری نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں، اگر میری توبہ سے یہ گناہ نیکیاں بن گئے تو پھر میری نیکیاں تمہاری نیکیوں سے بہت بڑھ جائیں گی۔" (مرآۃ المناجیح، ج۳، ص۳۷۹)

سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مجدِدِ دین وملت، الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: **سچی توبہ** کے یہ معنیٰ ہیں کہ گناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رب عزوجل کی **نافرمانی** تھی نادم و پریشان ہو کر فوراً **چھوڑ** دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا **عزم** (یعنی ارادہ) کرے جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۱)

مدینہ: تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب "توبہ کی روایات وحکایات" کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سُود خور کی توبہ

ابتدائی دور میں حضرتِ سیِّدُنا حبیب **عَجَمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی بہت امیر تھے اور اہل بصرہ کو **سُود** پر قرضہ دیا کرتے تھے۔ جب مقروض سے **قرض** کا تقاضا کرنے جاتے تو اس وقت تک نہ ٹلتے جب تک کہ **قرض** وصول نہ ہو جاتا۔ اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے قرض وصول نہ ہوتا تو مقروض سے اپنا وقت ضائع ہونے کا ہرجانہ وصول کرتے، اور اس رقم سے زندگی بسر کرتے۔ ایک دن کسی کے یہاں وصولیابی کے لیے پہنچے تو وہ گھر پر موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ "نہ تو

شوہر گھر پر موجود ہے اور نہ میرے پاس تمہارے دینے کے لیے کوئی چیز ہے، البتہ میں نے آج ایک بھیڑ ذبح کی ہے جس کا تمام گوشت تو ختم ہو چکا ہے البتہ سر باقی رہ گیا ہے، اگر تم چاہو تو وہ میں تم کو دے سکتی ہوں۔''

چنانچہ آپ اس سے سر لے کر گھر پہنچے اور بیوی سے کہا کہ یہ سر سُود میں ملا ہے اسے پکا ڈالو۔ بیوی نے کہا: ''گھر میں نہ لکڑی ہے اور نہ آٹا، بھلا میں کھانا کس طرح تیار کروں؟'' آپ نے کہا کہ ''ان دونوں چیزوں کا بھی انتظام مقروض لوگوں سے سُود لے کر کرتا ہوں۔'' اور سود ہی سے یہ دونوں چیزیں خرید کر لائے۔ جب کھانا تیار ہو چکا تو ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ آپ نے کہا کہ ''تیرے دینے کے لیے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور تجھے کچھ دے بھی دیں تو اس سے تو دولت مند نہ ہو جائے گا لیکن ہم مفلس ہو جائیں گے۔'' چنانچہ سائل مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔

جب بیوی نے سالن نکالنا چاہا لیکن وہ ہنڈیا سالن کی بجائے **خون** سے لبریز تھی۔ اس نے شوہر کو آواز دے کر کہا: ''دیکھو تمہاری کنجوسی اور بدبختی سے یہ کیا ہو گیا ہے؟'' آپ کو یہ دیکھ کر عبرت حاصل ہوئی اور بیوی کو گواہ بنا کر کہا کہ آج میں ہر برے کام سے **توبہ** کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر مقروض لوگوں سے اصل رقم لینے اور سود ختم کرنے کے لیے نکلے۔ راستہ میں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے آپ کو دیکھ کر کچھ لڑکوں

نے آوازے کسنا شروع کئے کہ ''دور ہٹ جاؤ حبیب سود خور آ رہا ہے، کہیں اس کے قدموں کی خاک ہم پر نہ پڑ جائے اور ہم اس جیسے بد بخت نہ بن جائیں۔'' یہ سن کر آپ بہت رنجیدہ ہوئے اور حضرتِ سیّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ القوی کی خدمت میں حاضر ہوگئے انہوں نے آپ کو ایسی نصیحت فرمائی کہ بے چین ہو کر دوبارہ **توبہ** کی۔ واپسی میں جب ایک مقروض شخص آپ کو دیکھ کر بھاگنے لگا تو فرمایا ''تم مجھ سے مت بھاگو، اب تو مجھ کو تم سے بھاگنا چاہیے تا کہ ایک گنہگار کا **سایہ** تم پر نہ پڑ جائے۔'' جب آپ آگے بڑھے تو انہی لڑکوں نے کہنا شروع کیا کہ ''راستہ دے دو اب حبیب **تائب** ہو کر آ رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پیروں کی گرد اس پر پڑ جائے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارا نام گناہگاروں میں درج کر لے۔'' آپ نے بچوں کی یہ بات سن کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے عرض کی: ''تیری قدرت بھی عجیب ہے کہ آج ہی میں نے توبہ کی اور آج ہی تو نے لوگوں کی زبان سے میری نیک نامی کا اعلان کرا دیا۔''

اِس کے بعد آپ نے اعلان کرا دیا کہ جو شخص میرا مقروض ہو وہ اپنی تحریر اور مال واپس لے جائے۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تمام دولت راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں **خرچ** کر دی۔ پھر ساحل فرات پر ایک عبادت خانہ تعمیر کر کے عبادت میں مشغول رہے اور یہ معمول بنا لیا کہ دن کو علم دین کی تحصیل کے لیے حضرتِ سیّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ القوی کی خدمت میں پہنچ جاتے اور رات بھر مشغول

عبادت رہتے ۔ چونکہ (مکمل کوشش کے باوجود) قرآن مجید کا تلفظ صحیح مخرج سے ادا نہیں کر سکتے تھے اس لیے آپکو عَجَمِی کا خطاب دے دیا گیا۔

(تذکرۃ الاولیاء، باب ،ذکر حبیب عجمی ،ج ۱، ص ۵۶۔۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (21) نَماز کی اہمیت

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم ، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''اَلصَّلاۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ یعنی نماز دین کا ستون ہے۔''

(شعب الإیمان، باب فی الصلوات، الحدیث ۲۸۰۷، ج۳، ص۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز دین کی اصل اور بنیاد ہے، اسے اُمُّ الْعِبادات، مِعْرَاجُ الْمُؤمِنین بھی کہا جاتا ہے۔

(فیض القدیر، تحت الحدیث ۵۱۸۷، ج ٤، ص ۳۲۷)

مچھلی اپنی جگہ پر تھی

شیخ ابو عبداللہ جلاء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ ماجدہ نے ایک روز اپنے شوہر سے مچھلی لانے کی فرمائش کی۔ شیخ کے والد بازار گئے اور اپنے فرزند (ابو عبداللہ جلاء) کو

بھی ہمراہ لے گئے۔ بازار سے مچھلی خریدی، اور ایک مزدور تلاش کرنے لگے تاکہ وہ مچھلی گھر تک پہونچا دے۔ ایک لڑکا ملا اور اس نے مچھلی سر پر اُٹھالی اور ساتھ چلا، راستے میں مؤذن کی اذان سنائی دی۔ اس مزدور لڑکے نے کہا: ''نماز کے لئے مجھے طہارت کی حاجت ہے اور اذان ہو رہی ہے، اگر آپ راضی ہوں تو میرا انتظار کرلیں، ورنہ اپنی مچھلی لے کر جائیں۔'' اتنا کہہ کر اس نے مچھلی وہیں چھوڑی اور مسجد چلا گیا۔ شیخ کے والد نے کہا: ''اس لڑکے کا **اللہ** تعالیٰ پر تَوَکُّل ہے، ہمیں بدرجہ اولیٰ توکل کرنا چاہئے۔'' چنانچہ مچھلی وہیں چھوڑ کر ہم لوگ نماز پڑھنے چلے گئے۔ ہم لوگ نماز پڑھ کر نکلے تو مچھلی اپنی جگہ تھی، لڑکے نے اُٹھالی اور ہم لوگ گھر پہنچے۔

(روض الریاحین الحکایة التاسعة والعشرون بعد المئتین، ص ۲۱۵، ملخّصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حدیث (22) روضۂ اقدس کی حاضری

حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بےکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: ''مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت لازِم ہوگئی۔''

(شعب الإیمان، باب في المناسك، فضل الحج والعمرة، الحدیث ۴۱۵۹، ج ۳، ص ۴۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (پ ۵، النسآ ۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کاربرآری (یعنی کام بن جانے) کا ذریعہ ہے سیّدِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفات شریف کے بعد ایک اَعرابی (یعنی دیہاتی شخص) روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا: ''یارسول اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سُنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے۔'' اس پر قبر شریف سے نِدا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث(23) عذابِ قبر

حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: "عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ یعنی قَبْر کا عذاب حق ہے۔"

(صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر، الحديث ١٣٧٢، ج١، ص٤٦٣)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عذاب قبر کے متعلق چند مسائل یاد رکھنے چاہییں (۱) یہاں قبر سے مراد عالم بَرْزَخ ہے۔ جس کی اِبتدا ہر شخص کی موت سے ہے اِنتہا قیامت پر، عرفی قبر مراد نہیں لہٰذا جو مُردہ دفن نہ ہوا بلکہ جلا دیا گیا یا ڈبو دیا گیا یا اسے شیر کھا گیا اسے بھی قبر کا حساب وعذاب ہے۔ (۲) حساب قبر اور ہے عذاب قبر کچھ اور بعض لوگ حساب قبر میں کامیاب ہوں گے مگر بعض گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلاء جیسے چغلخور اور گندا (یعنی پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے والا) (۳) کافر کو عذاب قبر دائمی ہوگا گنہگار مومن کو عارضی (۴) عذاب قبر روح کو ہے جسم اس کے تابع مگر حشر کے بعد والا عذاب وثواب روح وجسم دونوں کو ہوگا۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۱، ص۱۲۵، ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبْر میں آگ بھڑک اٹھی!

حضرتِ سَیِّدُنا عَمرو بن شُرَحبِیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا شخص اِنْتِقال کرگیا جس کو لوگ **مُتَّقی** سمجھتے تھے۔ جب اُسے دَفْن کردیا گیا تو اُس کی قَبْر میں عذاب کے فِرِشتے آپہنچے اور کہنے لگے، ہم تجھ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **عذاب کے سو کوڑے** ماریں گے۔ اُس نے خوفزدہ ہوکر کہا کہ مجھے کیوں مارو گے؟ میں تو پرہیزگار آدمی تھا۔ تو اُنہوں نے کہا، اچّھا چلو پچاس ہی مارتے ہیں مگر وہ برابر بَحث کرتا رہا حتّٰی کہ فِرِشتے ایک پر آگئے اور اُنہوں نے ایک کوڑا مار ہی دیا۔ جس سے تمام **قَبْر میں آگ بھڑک اُٹھی** اور وہ شخص جل کر خاکِسْتَر (یعنی راکھ) ہوگیا۔ پھر اُس کو زِندہ کیا گیا تو اُس نے دَرد سے تِلمِلاتے اور روتے ہوئے فریاد کی، آخِر مجھے یہ کوڑا کیوں مارا گیا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا، **ایک روز تُو نے بے وُضُو نَماز پڑھ لی تھی** ۔ **اور ایک روز ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا مگر تُو نے فریاد رَسی نہ کی۔** (شَرحُ الصُّدور ص ۱۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہُوا تو اُس نے نیک اور پرہیزگار شخص کی بھی گرِفت فرمائی اور وہ عذابِ قَبْر میں گِھر

گیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر رحم فرمائے۔ اور ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(فیضانِ سنّت جلد اوّل (تخریج شدہ)، باب فیضانِ رمضان، ص۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (24) قید خانہ

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اَلدُّنیا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ **یعنی** دنیا مومن کے لئے **قید خانہ** ہے اور کافر کے لئے **جنت**۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن، الحدیث ۲۹۵۶، ص ۱۵۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یعنی مومن دنیا میں کتنا ہی آرام میں ہو، مگر اس کے لئے آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیا جیل خانہ ہے، جس میں وہ دل نہیں لگاتا۔ جیل اگرچہ A کلاس ہو، پھر بھی جیل ہے، اور کافر خواہ کتنے ہی تکلیف میں ہوں، مگر آخرت کے عذاب کے مقابل اس کے لئے دُنیا باغ اور جنت ہے۔ وہ یہاں دل لگا کر رہتا ہے۔ لہٰذا حدیث شریف پر یہ اِعتراض نہیں کہ بعض مومن دنیا

میں آرام سے رہتے ہیں، اور بعض کافر تکلیف میں ۔ (مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُنیا قید خانہ ہے

قاضی سہل محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن بڑے تزک واحتشام کے ساتھ گھوڑے پر سوار کہیں تشریف لے جارہے تھے ۔ اچانک ایک حمام سلگانے والا، دھوئیں اور غبار کی کثافت سے میلا کچیلا **یہودی** حضرت سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا کہ قاضی صاحب ! مجھے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس فرمان کا مطلب سمجھا دیجئے کہ ''دنیا مؤمن کے لئے **قید خانہ** ہے اور کافر کے لئے **جنت** ہے۔'' کیونکہ آپ **مؤمن** ہو کر اس عیش وآرام اور کرّ وفر کے ساتھ رہتے ہیں اور میں کافر ہو کر اتنا خستہ حال اور آلام ومصائب میں گرفتار ہوں ۔ قاضی سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے برجستہ جواب دیا: ''آرام وآسائش کے باوجود یہ دُنیا میرے لئے جنت کی عظیم نعمتوں کے مقابلے میں **قید خانہ** ہے، جبکہ تمام تر تکالیف کے باوجود یہ دُنیا تمہارے لئے دوزخ کے ہولناک عذاب کے مقابلے میں **جنت** ہے۔''

(تفسیر روح البیان، سورۃ الانعام، تحت الآیۃ ۳۲، ج ۳، ص ۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (25) مِسکین کا حج

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِيْن یعنی جمعہ کی نماز مساکین کا حج ہے۔''

(الفردوس بمأثور الخطاب، الحدیث ۲۴۳۶، ج ۱، ص ۳۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَساکین مِسکین کی جمع ہے۔ جو شخص حج کے لئے جانے سے عاجز ہو اُس کا جمعہ کے دن مسجد کی طرف جانا اس کیلئے حج کی مانند ہے۔ (فیض القدیر، تحت الحدیث ۳۶۳۶، ج ۳، ص ۴۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حج کی قربانی

حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن سلمان علیہ رحمۃ اللہ المنان اپنا ایک ایمان افروز واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے ساتھ حج پر جا رہا تھا۔ میرا بھائی بھی میرے ساتھ تھا۔ جب ہم کوفہ پہنچے تو میں ضروریاتِ سفر خریدنے کے لئے بازار کی طرف چلا گیا۔ وہاں میں نے ایک ویران سی جگہ میں دیکھا کہ ایک خچر مرا پڑا ہے اور بہت پرانے اور بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ایک عورت چاقو سے اس کا گوشت کاٹ

کاٹ کر تھیلے میں رکھ رہی ہے۔ میں نے سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ عورت کوئی بھٹیارن ہو اور یہی مردار کا گوشت پکا کر لوگوں کو کھلا دے' چنانچہ مجھے اس کی تحقیق ضرور کرنی چاہئے ، پس میں چپکے چپکے اس کے پیچھے ہو لیا۔ چلتے چلتے وہ ایک مکان کے دروازے پر پہنچی ، اس نے دروازہ بجایا تو اندر سے پوچھا گیا: ''کون؟'' تو جواب دیا: ''کھولو! میں ہی بدحال ہوں۔'' دروازہ کھلا تو میں نے دیکھا کہ چار بچیاں ہیں جن کے چہروں سے بدحالی اور مصیبت ٹپک رہی ہے۔ وہ عورت اندر داخل ہوگئی اور دروازہ بند ہوگیا۔ میں جلدی سے دروازے کے قریب گیا اور اس کے سوراخوں سے اندر جھانکنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ اندر سے وہ گھر بالکل خالی اور برباد ہے۔ اس عورت نے وہ تھیلا ان لڑکیوں کے سامنے رکھ دیا اور روتے ہوئے کہنے لگی: ''لو! اس کو پکا لو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔''

وہ لڑکیاں اس گوشت کو کاٹ کاٹ کر لکڑیوں پر بھوننے لگیں۔ میرے دل کو اس سے بہت ٹھیس پہنچی اور میں نے باہر سے آواز دی کہ ''اے اللہ کی بندی! خدا تعالیٰ کے واسطے اس کو نہ کھا۔'' وہ پوچھنے لگی: ''تم کون ہو؟'' میں نے جواب دیا: ''میں پردیسی ہوں۔'' اس نے کہا: ''ہم تو خود مقدر کے قیدی ہیں ، تین سال سے ہمارا کوئی معین و مددگار نہیں ، تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟'' میں نے

کہا کہ ”مجوسیوں کے ایک فرقے کے سوا کسی مذہب میں مُردار کھانا جائز نہیں۔“ کہنے لگی کہ ”ہم خاندانِ نبوت سے ہیں، ان کا باپ انتقال کر چکا ہے، جو ترکہ اس نے چھوڑا تھا وہ ختم ہو گیا۔ ہمیں معلوم ہے کہ مُردار کھانا جائز نہیں لیکن ہمارا چار دن کا **فاقہ** ہے اور ایسی حالت میں مُردار جائز ہو جاتا ہے۔“

اُن کے حالات سن کر مجھے رونا آ گیا، میں انہیں انتظار کرنے کا کہہ کر واپس ہوا اور اپنے بھائی سے کہنے لگا کہ ”میرا ارادہ حج کا نہیں رہا۔“ بھائی نے مجھے بہت سمجھایا، فضائل وغیرہ بتائے۔ میں نے کہا کہ ”بس لمبی چوڑی بات نہ کرو۔“ پھر میں نے اپنا احرام اور سارا سامان لیا اور نقد چھ سو درھم میں سے سو درھم کا کپڑا خریدا اور سو درھم کا آٹا خریدا اور بقیہ پیسہ اس آٹے میں چھپا کر اس عورت کے گھر لے جا کر تمام چیزیں اس کو دے دیں۔ وہ **اللہ** تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگی اور کہنے لگی: ”اے ابن سلمان! جا اللہ تعالیٰ تیرے اگلے پچھلے سب گناہ **معاف** فرمائے اور تجھے حج کا **ثواب** عطا کرے اور **جنت** میں تجھے جگہ عطا فرمائے اور دنیا ہی میں تجھے ایسا بدل عطا فرمائے جو دنیا میں تجھ پر ظاہر ہو جائے۔“

سب سے بڑی لڑکی نے کہا: ”**اللہ** تعالیٰ آپ کو اس کا دوگنا **اجر** عطا فرمائے اور آپ کے گناہ **بخش** دے۔“ دوسری لڑکی نے کہا کہ ”آپ کو **اللہ**

تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمائے جتنا آپ نے ہمیں دیا۔'' تیسری نے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ ہمارے نانا جان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ آپ کا حشر کرے۔'' چوتھی نے کہا کہ، ''اے اللہ تعالیٰ! جس نے ہم پر احسان کیا تُو اس کا نِعمَ البَدَل جلدی عطا کر اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے۔'' پھر میں واپس آ گیا۔

میں مجبورًا کوفہ ہی میں رک گیا اور باقی ساتھی حج کے لئے روانہ ہو گئے۔ جب حاجی لوٹ کر آنے لگے تو میں نے سوچا کہ ''ان کا استقبال کروں اور اپنے لئے دُعا کرنے کا کہوں ،شاید کسی کی مقبول دعا مجھے بھی لگ جائے۔'' جب مجھے حاجیوں کا قافلہ نظر آیا تو اپنی حج سے محرومی پر بے اختیار رونا آ گیا۔ میں ان سے ملا تو کہا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے حج کو قبول فرمائے اور تمہیں اخراجات کا بدلہ عطا فرمائے۔'' ان میں سے ایک نے پوچھا کہ ''یہ دعا کیسی؟'' میں نے کہا ''یہ اس شخص کی دعا ہے جو دروازے تک کی حاضری سے محروم ہو۔'' وہ کہنے لگے، ''بڑے تعجب کی بات ہے کہ اب تو وہاں جانے ہی سے انکار کر رہا ہے۔ کیا تو ہمارے ساتھ عَرَفات کے میدان میں نہ تھا؟...تو نے ہمارے ساتھ رَمی جَمَرات نہ کی؟...اور کیا تو نے ہمارے

ساتھ طواف نہ کئے؟''... آپ فرماتے ہیں کہ میں دل ہی دل میں تعجب کرنے لگا کہ اتنے میں خود میرے شہر کا قافلہ بھی آ گیا۔ میں نے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ تمہاری کوششیں قبول فرمائے۔'' تو وہ بھی یہی کہنے لگے کہ ''تُو ہمارے ساتھ عرفات پر نہ تھا؟ یا رمی جمرات نہ کی؟ اور اب انکار کرتا ہے۔''

پھر ان میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ ''بھائی! اب کیوں اِنکار کرتے ہو؟ کیا تم ہمارے ساتھ مکے شریف اور مدینہ منورہ میں نہ تھے؟ اور ہم شفیعِ اعظم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ انور کی زیارت کر کے واپس آ رہے تھے تو رش کی وجہ سے تم نے یہ تھیلی میرے پاس امانت رکھوائی تھی، جس کی مہر پر لکھا ہوا ہے: ''مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ یعنی جو ہم سے معاملہ کرتا ہے، نفع کماتا ہے، اب یہ تھیلی واپس لے لو۔''

حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلمان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں کہ ''میں نے اس تھیلی کو پہلے کبھی نہ دیکھا تھا، میں اس کو لے کر گھر واپس آ گیا۔ عشاء کے بعد وظیفہ پورا کیا اور اسی سوچ میں جاگتا رہا کہ معاملہ کیا ہے؟ اچانک میری آنکھ لگ گئی۔ خواب میں سرورِ عالم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی، میں نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سلام عرض کیا اور ہاتھ چومے۔'' پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور کچھ یوں

ارشاد فرمایا: ''اے ربیع! آخر ہم کتنے گواہ اس بات پر قائم کریں کہ تو نے حج کیا ہے؟ تو مانتا ہی نہیں، سُن جب تو نے میری اولاد میں سے ایک عورت پر صدقہ کیا اور اپنا زادِ راہ ایثار کر کے اپنا حج ملتوی کر دیا۔ تو میں نے **اللہ** تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ تجھے اس کا اچھا بدلہ عطا فرمائے۔'' تو **اللہ** تعالیٰ نے تیری صورت کا ایک فرشتہ بنا کر حکم دیا کہ وہ قیامت تک ہر سال تیری طرف سے حج کیا کرے۔ اور دنیا میں تجھے یہ بدلہ دیا ہے کہ چھ سو درھم کے بدلے چھ سو دینار عطا فرمائے، تو اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھ۔'' پھر آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے وہی الفاظ دہرائے ''مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ یعنی جو ہم سے معاملہ کرتا ہے، نفع کماتا ہے۔''

حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن سلمان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں کہ جب میں سو کر اٹھا اور تھیلی کو کھولا، تو اس میں چھ سو اشرفیاں ہی تھیں۔ (رفیق الحرمین، ص ۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (26) خُوشخبری سُناؤ

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا یعنی خوشخبری سناؤ اور (لوگوں کو) نفرت نہ دلاؤ۔''

(صحیح البخاري، کتاب العلم، باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتخولھم الخ، الحدیث ۶۹، ج ۱، ص ۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یعنی لوگوں کو گزشتہ گناہوں سے توبہ کرنے اور نیک اعمال کرنے پر حق تعالٰی کی بخشش ورحمت کی خوشخبریاں دو۔ اُن گناہوں کی پکڑ پر اس طرح نہ ڈراؤ کہ انہیں **اللہ** کی رحمت سے مایوسی ہوکر اسلام سے نفرت ہو جائے۔ بہرحال اِنْذَار اور ڈرانا کچھ اور ہے اور مایوس کر کے مُتَنَفِّر (یعنی بددل) کردینا کچھ اور لہذا یہ حدیث ان آیات واحادیث کے خلاف نہیں جن میں **اللہ** کی پکڑ سے ڈرانے کا حکم ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۵، ص۳۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

100 اَفراد کا قاتل

حضرتِ سیدنا ابو سَعِید خُدرِی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص نے 99 قتل کئے تھے۔ جب اس نے اہل زمین میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک راہب کے بارے میں بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: ''میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟'' راہب نے اسے مایوس کرتے ہوئے کہا: ''نہیں۔'' اس

نے اسے بھی قتل کردیا اور 100 کا عدد پورا کرلیا۔ پھر اس نے اہل زمین میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں سوال کیا تو اسے ایک عالم کے بارے میں بتایا گیا تو اس نے اس عالم سے کہا: ''میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟'' اس نے کہا ''ہاں! اللہ عزوجل اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے؟ فلاں فلاں علاقہ کی طرف جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہیں ان کے ساتھ مل کر اللہ عزوجل کی عبادت کرو اور اپنے علاقہ کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ یہ برائی کی سرزمین ہے۔''

وہ قاتل اس علاقہ کی طرف چل دیا جب وہ آدھے راستے میں پہنچا تو اسے موت آگئی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ رحمت کے فرشتے کہنے لگے: ''یہ توبہ کے دلی ارادے سے اللہ عزوجل کی طرف آیا تھا۔'' اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ تو ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا اور انہوں نے اسے ثالث مقرر کرلیا۔ اس فرشتے نے ان سے کہا: ''دونوں طرف کی زمینوں کو ناپ لو یہ جس زمین کے قریب ہوگا اسی کا حق دار ہے۔'' جب زمین ناپی گئی تو وہ اس زمین کے قریب تھا جس کے

ارادے سے وہ اپنے شہر سے نکلا تھا تو رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔

(کتاب التوابین، توبة من قتل مائة نفس، ص ۸۵)

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (27) سلام کی اہمیت

حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں:

"اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ یعنی سلام گفتگو سے پہلے ہے۔"

(جامع الترمذي، ابواب الاستئذان، باب ماجاء في السلام قبل الکلام، الحدیث ۲۷۰۸، ج ٤، ص ۳۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلام تین قسم کے ہیں "سلامِ اِذْن" یہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازتِ داخلہ حاصل کرنے کے لئے ہے۔ "سلامِ تَحِیَّة" یہ گھر میں داخل ہونے اور کلام کرنے سے پہلے ہے۔ "سلام وَدَاع" یہ گھر سے رخصت ہوتے وقت ہے۔ یہاں (یعنی اس حدیث میں) سلام تحیت مراد ہے، یہ کلام سے پہلے چاہیے تاکہ تحیت باقی رہے جیسے تحیة المسجد کے نفل کہ وہ بیٹھنے سے پہلے

پڑھے جائیں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (28) تَکَبُّر کا علاج

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: "اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِّنَ الْکِبْرِ یعنی سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے دور ہو جاتا ہے۔"

(شعب الإيمان، باب في مقاربة اهل الدين... الخ، الحديث: ۸۷۸۶، ج۶، ص۴۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص مسلمانوں کو سلام کر لیا کرے وہ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُتَکَبِّر نہ ہوگا اس کے دل میں عجز و نیاز ہوگا یہ عمل مُجَرَّب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اعلٰی حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کی عادتِ مبارکہ

حضرتِ مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ القوی کا بیان ہے کہ "کوہِ بھوالی سے میری

طلبی فرمائی جاتی ہے، میں بہ ہمراہی شہزادہ اصغر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مدظلہ الاقدس، بعدِ مغرب وہاں پہنچتا ہوں، شہزادہ ممدوح اندر مکان میں جاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں "ابھی حضور کو آپ کے آنے کی اطلاع کرتا ہوں۔" مگر باوجود اس آگاہی کے کہ حضور (یعنی امامِ اہلسنّت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن) تشریف لانے والے ہیں، تقدیمِ سلام (یعنی سلام میں پہل) سرکار ہی فرماتے ہیں، اس وقت دیکھتا ہوں کہ حضور بالکل میرے پاس جلوہ فرما ہیں۔" (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج۱، ص۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (29) مسجد میں ہنسنے کا نقصان

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اَلضَّحِکُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَۃٌ فِی الْقَبْرِ یعنی مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔"

(الفردوس بمأ ثور الخطاب، الحدیث ۳۷۰۶، ج۲، ص ٤١)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہنسنے سے مراد ٹھٹھہ مار کر ہنسنا ہے۔ خیال رہے کہ مسکرانا اچھی چیز ہے (اور) قہقہہ بری چیز، تَبَسُّم رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہٖ وسلم کی عادت کریمہ تھی۔ (مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۴)

جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حدیث (30) قہقہ کی مذمت

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اَلْقَھْقَھَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ، وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰہِ یعنی قہقہہ (قَہ۔قَ۔ہہ) شیطان کی طرف سے ہے اور مسکرانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔

(المعجم الصغیر، للطبراني، الحدیث ۱۰۵۷، ج ۲، ص ۲۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قہقہہ سے مراد آواز کے ساتھ ہنسنا ہے۔ شیطان اسے پسند کرتا ہے اور اس پر سوار ہو جاتا ہے۔ جبکہ تبسُّم سے مراد بغیر آواز کے تھوڑی مقدار میں ہنسنا ہے۔ (فیض القدیر، تحت الحدیث ۶۱۹۶، ج ۴، ص ۷۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حدیث (31) مِسواک کی فضیلت

اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ یعنی مِسواک میں منہ کی پاکیزگی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کا سبب ہے۔

(سنن النسائي، أبواب الطهارة وسننها، باب السواك، ج۱، ص ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت میں مِسواک سے مُراد وہ لکڑی ہے جس سے دانت صاف کئے جائیں۔ سنّت یہ ہے کہ یہ کسی پھول یا پھلدار درخت کی نہ ہو کڑوے درخت کی ہو۔ موٹائی چھنگلی کے برابر ہو، لمبائی بالِشت سے زیادہ نہ ہو۔ دانتوں کی چوڑائی میں کی جائے نہ کہ لمبائی میں۔ بے دانت والے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں دانتوں پر انگلی پھیر لیا کریں۔ مسواک اتنے مقام پر سنّت ہے: وضو میں، قراٰن شریف پڑھتے وقت، دانت پیلے ہونے پر، بھوک یا دیر تک خاموشی یا بے خوابی کی وجہ سے منہ سے بدبو آنے پر۔

(مراٰۃ المناجیح، کتاب الطہارۃ، باب السواک، ج۱، ص۲۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (32) جماعت کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً یعنی باجماعت نماز ادا کرنا، تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔“

(صحیح البخاري، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، الحدیث ٦٤٥، ج١، ص٢٣٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عام روایات میں یہی ہے کہ نماز باجماعت بہ نسبت تنہا کے ۲۵ درجے زائد ہے۔ مگر بعض روایتوں میں ستائیس درجے بھی آیا ہے۔ بلکہ ایک روایت میں ۳۶ درجے بھی وارد ہے۔ بعض میں ۵۰ بھی۔ علماء نے اس کی مختلف توجیہات کی ہیں۔ سب میں عمدہ توجیہ یہ ہے کہ یہ نمازی اور وقت اور حالت کے اعتبار سے مختلف ہے۔ (نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج۲، ص۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

25 مرتبہ نماز ادا کی

امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سماعہ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سوتیس برس کی عمر پائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ دوسو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''مسلسل 40 برس تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ کبھی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ جس دن میری والدہ کا انتقال ہوا۔ اس دن ایک وقت کی جماعت چھوٹ گئی تو میں نے اس خیال سے کہ جماعت کی نماز کا ۲۵ گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ اس نماز کو میں نے اکیلے ۲۵ مرتبہ پڑھا۔ پھر مجھے کچھ غنودگی آ گئی۔ تو کسی نے خواب میں آ کر کہا، ۲۵ نمازیں تو تم نے پڑھ لیں مگر فرشتوں کی ''امین'' کا کیا کرو گے؟

(تہذیب التہذیب، حرف المیم، من اسمہ محمد، الرقم ۶۱۷۲، ج۷، ص ۱۹۱)

حدیث شریف میں ہے کہ امام جب ''غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن'' کہے تو تم لوگ ''اٰمِیْن'' کہو، جس کی ''اٰمِیْن'' فرشتوں کی ''اٰمِیْن'' کے ساتھ ہوتی ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، الحدیث ۴۴۷۵، ج۳، ص ۱۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

جماعت نہ چھوڑی

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت

علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا شروع سے ہی باجماعت نماز پڑھنے کا ذہن ہے، جماعت ترک کردینا تو گویا آپ کی لُغت میں تھا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ دامت برکاتہم العالیہ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا تو اس وقت گھر میں دوسرا کوئی مرد نہ تھا، آپ اکیلے تھے مگر والدہ محترمہ کی مَیِّت چھوڑ کر مسجد میں نماز پڑھانے کی سعادت پائی۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: ''ماں کے غم میں میرے آنسو ضرور بہہ رہے تھے، مگر اس صورت میں بھی الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جماعت نہ چھوڑی۔''

نمازوں میں مجھے سُستی نہ ہو کبھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھوں پانچوں نمازیں باجماعت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (33) چغل خور کی مذمت

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: ''لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

(صحیح البخاري، کتاب الآداب، باب مایکرہ من النمیمۃ، الحدیث ٦٠٥٦، ج٤، ص١١٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَتّات وہ شخص ہے جو دومخالفوں کی باتیں چھپ کر سُنے اور پھر انہیں زیادہ لڑانے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچائے۔ اگر یہ شخص ایمان پر مرا تو جنت میں اولاً نہ جائے گا بعد میں جائے تو جائے اگر کفر پر مرا تو کبھی وہاں نہ جائے گا۔ (مسلم شریف میں نَمّام کالفظ استعمال ہوا ہے) جو دوطرفہ جھوٹی باتیں لگا کر صلح کرادے وہ نمام نہیں مصلح ہے نمام وہ ہے جو لڑائی وفساد کیلئے یہ حرکت کرے۔ (مراۃ المناجیح، ج ٦، ص ٤٥٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

چغلی کسے کہتے ہیں؟

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے "بُرے خاتمے کے اسباب" کے صفحہ 9 پر لکھتے ہیں: علّامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے نَقل فرمایا کہ کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا چُغلی ہے۔ (عمدۃ القاری تحت الحدیث ٢١٦ ج٢ ص ٥٩٤ دار الفکر بیروت)

کیا ہم چُغلی سے بچتے ہیں؟

افسوس! اکثر لوگوں کی گفتگو میں آج کل غیبت وچغلی کا سلسلہ بہُت

زیادہ پایا جاتا ہے۔ دوستوں کی بیٹھک ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد جمگھٹ، شادی کی تقریب ہو یا تعزِیت کی نشست، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی "تَشْخِیص" کرے تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں "چُغلیاں" بھی ثابت کر دے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا!!! ایک بار پھر اِس حدیثِ پاک پر غور کر لیجئے: "چُغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔" کاش! ہمیں حقیقی معنوں میں زَبان کا **قفلِ مدینہ** نصیب ہو جائے، کاش! ضَرورت کے سوا کوئی لفظ زَبان سے نہ نکلے، زیادہ بولنے والے اور دُنیوی دوستوں کے جُھرمٹ میں رہنے والے کا **غیبت** اور بالخصوص **چغلی** سے بچنا بے حد دشوار ہے۔ آہ! آہ! آہ! حدیثِ پاک میں ہے: "جس شخص کی گفتگو زیادہ ہو اس کی غَلَطیاں بھی زِیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غَلَطیاں زیادہ ہوں اُس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ جہنَّم کے زیادہ لائق ہے۔" (حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۸۷۔۸۸ رقم ۳۲۷۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت) (بُرے خاتمے کے اسباب، ص ۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چُغلی سے توبہ

حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک شخص ان کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کسی دوسرے کے بارے میں کوئی بات ذکر کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو ہم تمہارے معاملے میں غور کریں اگر تم جھوٹے ہوئے تو اس آیت کے مِصداق ہوگئے۔

اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا

(پ ۲٦، الحجرات:٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو۔

اور اگر تم سچے ہوگئے تو اس آیت کے مصداق ہوگئے۔

ہَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیۡمٍ ۝

(پ ۲۹، القلم:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا

اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں معاف کردیں۔ اس نے عرض کی: امیر المؤمنین! معاف کر دیجئے آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج۳، ص۱۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چغل خور غلام

حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام بیچا اور خریدار سے کہا: ''اس میں چغل خوری کے علاوہ کوئی عیب نہیں۔'' اس نے کہا: ''مجھے منظور ہے۔'' اور اس غلام کو خرید لیا۔ غلام چند دن تو خاموش رہا پھر اپنے مالک کی بیوی سے کہنے لگا: ''میرا آقا تجھے پسند نہیں کرتا اور دوسری عورت لانا چاہتا ہے، جب تمہارا خاوند سو رہا ہو تو استرے کے ساتھ اس کی گدی کے چند بال مونڈ لینا تاکہ میں کوئی منتر کروں، اس طرح وہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔'' اور دوسری طرف اس کے شوہر سے جا کر کہا: تمہاری بیوی نے کسی کو دوست بنا رکھا ہے اور تجھے قتل کرنا چاہتی ہے، تم جھوٹ موٹ کے سو جانا تاکہ تمہیں حقیقتِ حال معلوم ہو جائے۔'' وہ شخص بناوٹی طور پر سو گیا تو عورت استرا لے کر آئی۔ وہ شخص سمجھا کہ وہ اسے قتل کرنے کے لئے آئی ہے۔ چنانچہ وہ اٹھا اور اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔ جب عورت کے گھر والے آئے تو انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس طرح اس چغل خور غلام کی وجہ سے دو قبیلوں کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج۳، ص۱۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (34) رزّاق کا کرم

حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہ یعنی روزی بندے کو ایسے تلاش کرتی ہے جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، رقم ۷۹۰۸، ج۶، ص۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقصد یہ ہے کہ موت کو تم تلاش کرو یا نہ کرو بہرحال تمہیں پہنچے گی یونہی تم رزق کو تلاش کرو یا نہ کرو ضرور پہنچے گا۔ ہاں! رزق کی تلاش سنّت ہے (اور) موت کی تلاش ممنوع، مگر ہیں دونوں یقینی۔

(مراۃ المناجیح، ج۷، ص۱۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

بُھنا ہوا ہَرن

حضرتِ سیِّدُنا ابوابراہیم یمانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: "ایک مرتبہ ہم چند رفقاء حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم کی ہمراہی میں سمندر کے

قریب ایک وادی کی طرف گئے۔ ہم سمندر کے کنارے چل رہے تھے کہ راستے میں ایک پہاڑ آیا جسے جبل ''کفرفیر'' کہتے ہیں۔ وہاں ہم نے کچھ دیر قیام کیا اور پھر سفر پر روانہ ہوگئے۔ راستے میں ایک گھنا جنگل آیا جس میں بکثرت خشک درخت اور خشک جھاڑیاں تھیں۔ شام قریب تھی، سردیوں کا موسم تھا۔ ہم نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی بارگاہ میں عرض کی: ''حضور! اگر آپ مناسب سمجھیں تو آج رات ہم ساحلِ سمندر پر گزار لیتے ہیں۔ یہاں اس قریبی جنگل میں خشک لکڑیاں بہت ہیں۔ ہم لکڑیاں جمع کر کے آگ روشن کرلیں گے اس طرح ہم سردی اور درندوں وغیرہ سے محفوظ رہیں گے۔''

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔'' چنانچہ ہمارے کچھ دوستوں نے جنگل سے خشک لکڑیاں اکٹھی کیں اور ایک شخص کو آگ لینے کے لئے ایک قریبی قلعے کی طرف بھیج دیا۔ جب وہ آگ لے کر آیا تو ہم نے جمع شدہ لکڑیوں میں آگ لگا دی اور سب آگ کے اِرد گرد بیٹھ گئے اور ہم نے کھانے کے لئے روٹیاں نکال لیں۔ اچانک ہم میں سے ایک شخص نے کہا: ''دیکھو ان لکڑیوں سے کیسے اَنگارے بن گئے ہیں، اے کاش! ہمارے پاس گوشت ہوتا تو ہم اسے ان اَنگاروں پر بھون لیتے۔'' حضرت سیِّدُنا ابراہیم ابن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم نے اس کی

یہ بات سن لی اور فرمانے لگے: ''ہمارا پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ اس بات پر قادر ہے کہ تمہیں اس جنگل میں تازہ گوشت کھلائے۔''

ابھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ بات فرما ہی رہے تھے کہ اچانک ایک طرف سے شیر نمودار ہوا جو ایک فربہ ہرن کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ ہرن کا رُخ ہماری ہی طرف تھا۔ جب ہرن ہم سے کچھ فاصلے پر رہ گیا تو شیر نے اس پر چھلانگ لگائی اور اس کی گردن پر شدید حملہ کیا جس سے وہ تڑپنے لگا۔ یہ دیکھ کر حضرت سیّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم اُٹھے اور اس ہرن کی طرف لپکے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آتا دیکھ کر شیر ہرن کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''یہ رزق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے لئے بھیجا ہے۔ چنانچہ ہم نے ہرن کو ذبح کیا اور اس کا گوشت انگاروں پر بھون کر کھاتے رہے اور شیر دور بیٹھا ہمیں دیکھتا رہا۔

(عیون الحکایات،۱۷۱حکایۃ الحادیۃ والسبعون بعد المائۃ،ص ۱۸۲)

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (35) حیا ایمان سے ھے

حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد

فرماتے ہیں: "اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حیا ایمان سے ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان عدد شعب الإیمان... الخ، الحدیث ٣٦، ص ٤٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرم وحیاء ایمان کا رُکنِ اعلیٰ ہے۔ دنیا والوں سے حیا دنیاوی برائیوں سے روک دیتی ہے۔ دین والوں سے حیا دینی برائیوں سے روک دیتی ہے۔ اللہ رسول سے شرم وحیا تمام بدعقیدگیوں بدعملیوں سے بچالیتی ہے۔ ایمان کی عمارت اسی شرم وحیا پر قائم ہے۔ درختِ ایمان کی جڑ مؤمن کے دل میں رہتی ہے (جبکہ) اس کی شاخیں جنت میں ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج ٦، ص ٦٤١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

باحیا نوجوان

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **"باحیا نوجوان"** کے صفحہ 1 پر لکھتے ہیں:

بَصرہ میں ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "مِسکی" کے نام سے مشہور تھے۔ "مُشک" کو عَرَبی میں "مِسک" کہتے ہیں۔ لہٰذا مِسکی کے معنیٰ ہوئے "مُشکبار" یعنی مُشک کی خوشبو میں بسا ہوا۔ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر وَقت مُشکبار و خوشبودار رہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جس راستے سے گزر جاتے وہ راستہ بھی مہک اُٹھتا۔ جب

داخلِ مسجد ہوتے تو اُن کی خوشبُو سے لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ حضرتِ مِسکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے ہیں۔ کسی نے عرض کیا، حُضُور! آپ کو خوشبو پر کثیر رقم خرچ کرنی پڑتی ہوگی۔ فرمایا، ''میں نے کبھی خوشبو خریدی، نہ لگائی۔ میرا واقِعہ عجیب وغریب ہے:

میں بغدادِ مُعلّٰی کے ایک خوشحال گھرانے میں پیدا ہوا۔ جس طرح اُمَراء اپنی اولاد کو تعلیم دِلواتے ہیں میری بھی اسی طرح تعلیم ہوئی۔ میں بَہُت خوبصورت اور **با حیا** تھا۔ میرے والِد صاحِب سے کسی نے کہا، ''اسے بازار میں بٹھاؤ تاکہ یہ لوگوں سے گُھل مِل جائے اور اس کی حیا کچھ کم ہو۔'' چُنانچِہ مجھے ایک بَزّاز (یعنی کپڑا بیچنے والے) کی دکان پر بٹھا دیا گیا۔ ایک روز ایک بُڑھیا نے کچھ قیمتی کپڑے نکلوائے، پھر بَزّاز (یعنی کپڑے والے) سے کہا، ''میرے ساتھ کسی کو بھیج دو تاکہ جو پسند ہوں انہیں لینے کے بعد قیمت اور بقیّہ کپڑے واپَس لائے۔'' بَزّاز (بَز۔زاز) نے مجھے اس کے ساتھ بھیج دیا۔ بُڑھیا مجھے ایک عظیم الشّان مَحَل میں لے گئی اور آراستہ کمرے میں بھیج دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک زیوارت سے آراستہ خوش لباس جوان لڑکی تخت پر بچھے ہوئے مُنَقَّش (مُ۔نَق۔قَش) قالین پر بیٹھی ہے، تخت و فرش سب کے سب زَرّیں ہیں اور اس قدر نفیس کہ ایسے میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی اُس لڑکی پر شیطان غالِب آیا اور وہ ایک دم میری طرف لپکی

اور چھیڑ خانی کرتے ہوئے ''منہ کالا'' کروانے کے دَرپے ہوئی۔ میں نے گھبرا کر کہا، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر!'' مگر اُس پر شیطان پوری طرح مُسَلَّط تھا۔ جب میں نے اُس کی ضِد دیکھی تو گناہ سے بچنے کی ایک تجویز سوچ لی اور اُس سے کہا، مجھے اِستنجاء خانے جانا ہے۔ اُس نے آواز دی تو چاروں طرف سے لَونڈیاں آ گئیں، اُس نے کہا، ''اپنے آقا کو بیتُ الخَلاء میں لے جاؤ۔'' میں جب وہاں گیا تو بھاگنے کی کوئی راہ نظر نہیں آئی، مجھے اس عورت کے ساتھ ''منہ کالا'' کرتے ہوئے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا آ رہی تھی اور مجھ پر عذابِ جَہَنَّم کے خوف کا غَلَبہ تھا۔ چُنانچِہ ایک ہی راستہ نظر آیا اور وہ یہ کہ میں نے اِستنجا خانے کی نَجاست سے اپنے ہاتھ منہ وغیرہ سان لئے اور خوب آنکھیں نکال کر اُس کنیز کو ڈرایا جو باہَر رومال اور پانی لئے کھڑی تھی، میں جب دیوانوں کی طرح چیختا ہوا اس کی طرف لپکا تو وہ ڈر کر بھاگی اور اس نے پاگل، پاگل کا شور مچا دیا۔ سب لونڈیاں اکٹھی ہوگئیں اور انہوں نے مل کر مجھے ایک ٹاٹ میں لپیٹا اور اٹھا کر ایک باغ میں ڈال دیا۔ میں نے جب یقین کر لیا کہ سب جا چکی ہیں تو اٹھ کر اپنے کپڑے اور بدن کو دھو کر پاک کر لیا اور اپنے گھر چلا گیا مگر کسی کو یہ بات نہیں بتائی۔ اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے، ''تم کو حضرت سیِّدُنا یوسُف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہی خوب مُناسَبَت ہے'' اور کہتا

ہے کہ "کیا تم مجھے جانتے ہو؟" میں نے کہا، "نہیں۔" تو اُنہوں نے کہا، "میں جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں۔" اس کے بعد اُنہوں نے میرے منہ اور جسم پر اپنا ہاتھ پھیر دیا۔ اُسی وَقت سے میرے جسم سے مُشک کی بہترین خوشبو آنے لگی۔ یہ حضرت سیِّدُنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارَک کی خوشبو ہے۔"

(رَوضُ الرّیاحِین ص ۳۳۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مدینہ: حیاء کے متعلق مزید تفصیلات جاننے کے لئے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "**باحیا نوجوان**" مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (36) ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

حضرت سیِّدُنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں: "اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا یعنی قوم کو پانی پلانے والا، سب سے آخر میں پیتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ... الخ، الحدیث ۶۸۱، ص ۳۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قانون یہ ہے کہ پلانے والا پیچھے پئے، کھلانے والا پیچھے کھائے۔ ہم ہیں پلانے والے اس لئے ہم تمہارے بعد پئیں

گے۔خیال رہے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے قاسم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تھے اور تاقیامت ہیں۔(مراۃ المناجیح، ج۸، ص۲۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (37) آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا مہینہ

اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَ رَمَضَانُ شَھْرُ اللہ یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے۔(الجامع الصغیر، للسیوطی، الحدیث ۴۸۸۹، ص ۳۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رحمت عالم، نورمجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شعبان کو اس لئے اپنا مہینہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس مہینے میں روزے رکھا کرتے تھے حالانکہ یہ روزے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر واجب نہیں تھے۔اور رمضان کو اس لئے **اللہ** تعالیٰ کا مہینہ فرمایا کہ اس نے اس مہینے کے روزے مسلمانوں پر فرض کئے ہیں۔(فیض القدیر، تحت الحدیث ۴۸۸۹، ج ٤، ص ۲۱۳)

شعبان کی تجلیات وبرکات

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے "**آقا کا مہینہ**" کے صفحہ 4 پر لکھتے ہیں: **لفظ** "شعبان" میں **پانچ** حروف ہیں، ش، ع، ب، ا، ن۔ **سیّدنا غوث اعظم، محبوب سبحانی، قندیل نورانی، شیخ عبدالقادر جیلانی** قدس سرہ الربانی **نقل فرماتے ہیں** "ش" سے مراد **شرف** یعنی بزرگی، "ع" سے مراد **علوّ** یعنی بلندی، 'ب' سے مراد **بِرّ** یعنی بھلائی واحسان، "ا" سے مراد **الفت** اور "ن" سے مراد **نور** ہے تو یہ تمام چیزیں **اللہ** تعالٰی اپنے بندوں کو اس مہینے میں عطا فرماتا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، برکات کا نزول ہوتا ہے، خطائیں ترک کر دی جاتی ہیں اور گناہوں کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے، اور **خَیرُ الْبَرِیَّہ سَیِّدُ الْوَرٰی** جناب **محمد مصطفٰی** صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کی جاتی ہے، اور یہ نبی مختار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر **درود بھیجنے کا مہینہ ہے۔**

(غنیۃ الطالبین، ج ۱، ص ۲۴٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (38) فتنہ باز کی مذمت

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اَلْفِتْنَۃُ نَائِمَۃٌ لَّعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَیْقَظَھَا یعنی فتنہ سو رہا ہے، اس کے جگانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۵۹۷۵، ص ۳۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی دینی فائدے کے بغیر لوگوں کو اضطراب، اختلاف، مصیبت اور آزمائش میں مبتلا کر کے نظامِ زندگی کو بگاڑ دینا "فتنہ" کہلاتا ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ ج ۲، ص ۱۴۶) لہٰذا! ہر وہ چیز جو مسلمانوں کے درمیان فتنے، شر، عداوت اور بُغض کا باعث بنے، ہمیں اس سے بچنا چاہئے۔ فتنہ کو قرآن پاک میں قتل سے زیادہ سخت کہا گیا ہے، اگر اسی بات پر غور کر لیا جائے تو فتنے سے بچنے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ترجمہ کنز الایمان: اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۱)

امام بیضاوی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فتنے کے قتل سے زیادہ سخت و برا ہونے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ "چونکہ قتل کے مقابلے میں فتنے کی تکلیف زیادہ سخت

اوراس کارنج والَم زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے اسی لئے اس کو قتل سے زیادہ سخت فرمایا گیا۔" (الحدیقۃ الندیۃ ، ج ۲، ص ١٥٤)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللهُ تعالى على محمَّد

حدیث (39) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرنا

حضرت سیِّدُ نا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ یعنی سب سے بہتر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے دُشمنی کرنا ہے۔"

(سنن أبي داود، كتاب السنة، باب مجانبة اهل الأهواء، الحديث ٤٥٩٩، ج ٤، ص ٢٦٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے اس لئے محبت کی جائے کہ وہ دیندار ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عداوت کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے عداوت ہو تو اس بنا پر ہو کہ وہ دین کا دشمن ہے یا دیندار نہیں۔ (نزھۃ القاری، ج ۱، ص ۲۹۵) امام غزالی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں اگر کوئی شخص باورچی سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اس سے اچھا کھانا پکوا کر فقراء کو بانٹے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت ہے اور اگر عالم دین سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ اس سے علم دین سیکھ کر دنیا کمائے تو یہ دنیا کے لئے محبت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۵۴)

حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''یہ بات ایمان سے ہے کہ ایک شخص دوسرے سے فقط اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرے اس میں دیئے جانے والے مال کا دَخل نہ ہو تو ایسی محبت ایمان (کا حصہ) ہے۔''

(المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۷۲۱٤، ج۵، ص ۲٤۵)

امام نووی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں: ''اللہ اور رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں زندہ اور انتقال کر جانے والے اولیاء وصالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی محبت بھی شامل ہے اور اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی افضل ترین محبت یہ ہے ان کے احکام پر عمل اور نواہی سے اجتناب کیا جائے۔

(شرح مسلم للنووی، کتاب البر والصلہ، باب المرء مع من احب، ج۲ ص ۳۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے اکابرین اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگِ اُحد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مُبارَزَت (یعنی مقابلے) کیلئے طلب کیا لیکن رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں اس جنگ کی اجازت نہ دی

اور سیّدُنا مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روز بدر قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب وحمزہ وابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جوان کے رشتہ دار تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس۔

(تفسیر خزائن العرفان، المجادلہ، تحت الآیۃ ۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حدیث (40) نماز قضا کرنے کا وبال

حضرت سیِّدُنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ عزَّوَجلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "مَنْ تَرَکَ صَلَاۃً مُتَعَمِّدًا کُتِبَ اسْمُہٗ عَلٰی بَابِ النَّارِ فِیْمَنْ یَدْخُلُھَا یعنی جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز بھی قضا کر دیتا ہے، اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔" (حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۵۹۰، ج۷، ص۲۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزَّوَجلَّ نے جہنمیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ۝ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ۝ وَلَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ ۝ وَکُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِیۡنَ ۝

(پ۲۹، المدثر:۴۲تا۴۵)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے۔

کچھ دن کے لئے نماز چھوڑ سکتے ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میری آنکھوں کی سیاہی باقی رہنے کے باوجود میری بینائی جاتی رہی تو مجھ سے کہا گیا: ''ہم آپ کا علاج کرتے ہیں کیا آپ کچھ دن نماز چھوڑ سکتے ہیں؟'' تو میں نے کہا: ''نہیں، کیونکہ دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے نماز چھوڑی تو وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب فرمائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب فی تارک الصلاۃ، الحدیث:۱۶۳۲، ج۲، ص۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

40 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

1...... اَوْلَی النَّاسِ بِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلاۃً .

2...... صَلُّوْا عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُمْ .

3...... مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَ حُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیَّاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ .

4...... اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ .

5...... نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ .

6...... اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ .

7...... خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ .

8...... طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ .

9...... مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِرِزْقِہٖ .

10...... مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ .

11...... مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی .

12...... مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًایُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ .

13...... مَنْ صَمَتَ نَجَا .

14...... مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ .

15...... بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آ یَۃً .

16...... اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ .

17...... اَلدُّعَاءُ یَرُدُّ الْبَلاءَ .

18...... مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا .

19...... اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ .
20...... اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ .
21...... اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ .
22...... مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ .
23...... عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ .
24...... اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ .
25...... اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِيْنِ .
26...... بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا .
27...... اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ .
28...... اَلْبَادِیُٔ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ .
29...... اَلضِّحْکُ فِی الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِی الْقَبْرِ .
30...... اَلْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰهِ .
31...... اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ .
32...... صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً .
33...... لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ .
34...... اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ .
35...... اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ .
36...... اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا .
37...... شَعْبَانُ شَهْرِیْ، وَ رَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ .
38...... اَلْفِتْنَةُ نَائِمَةٌ لَّعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَيْقَظَهَا .
39...... اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ .
40...... مَنْ تَرَکَ صَلَاةً مُتَعَمِّدًا كُتِبَ اسْمُهٗ عَلٰی بَابِ النَّارِ فِيْمَنْ يَدْخُلُهَا .

ماٰخذ و مراجع

نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
(۱)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۲)	کَنْزُ الْاِیْمَان فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
(۳)	رُوْحُ الْمَعَانِیْ	علامہ ابو الفضل شہاب الدین آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
(۴)	صَحِیْحُ الْبُخَارِیْ	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۵)	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت
(۶)	سُنَنُ الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
(۷)	سُنَنُ ابن ماجۃ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی متوفی ۲۷۳ھ	دار الفکر بیروت
(۸)	اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی
(۹)	اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۰)	شُعَبُ الْاِیْمَان	امام احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۱)	سنن نسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۲)	المعجم الصغیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۳)	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد الرحمٰن الخطیب التبریزی متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۴)	جامع الصغیر	امام عبد الرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۵)	فِرْدَوْسُ الْاَخْبَار	حافظ شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت
(۱۶)	حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۷)	کشف الخفاء	امام اسماعیل بن محمد العجلونی الشافعی متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۸)	اَلْکَامِلُ فِیْ ضُعَفَاءِ الرِّجَال	مام ابو احمد بن عبد اللہ بن عدی جرجانی متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۹)	فیض القدیر	علامہ عبد الرؤف المناوی متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۲۰)	اَلزَّوَاجِر	امام الشیخ ابن حجر مکی متوفی ۹۷۴ھ	دار الحدیث قاہرہ
(۲۱)	تاریخ بغداد	الحافظ احمد بن علی الخطیب متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۲۲)	نُزْہَۃُ الْقَارِی	حضرت شریف الحق امجدی متوفی ۱۴۲۱ھ	فرید بک اسٹال لاہور
(۲۳)	مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیْح	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن کراچی
(۲۴)	اشعۃ اللمعات	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ	کوئٹہ
(۲۵)	افضل الصلوات علی سید السادات	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی متوفی	دار النشر عرفۃ
(۲۶)	مدارج النبوۃ	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات
(۲۷)	فَتَاوٰی رَضَوِیہ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
(۲۸)	حاشیہ نور الایضاح	مولانا عبد الرزاق بھترالوی حطاروی	مکتبہ رضائیہ راولپنڈی
(۲۹)	علم اور علماء	مفتی جلال الدین احمد امجدی متوفی ۱۴۲۲ھ	سادات پبلی کیشنز لاہور